امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی بشارتیں

آسمانی کتابوں میں

تالیف:

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد فقیہ نیا

مترجم:

مولانا سید نثار حیدر نقوی

ادارہ فروغ تعلیمات ائمہ (افتا)

Scanned with CamScanner

امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی بشارتیں
آسمانی کتابوں میں

تالیف:

حجۃ الاسلام والمسلمین محمد فقیہ نیا

مترجم:

مولانا سید نثار حیدر نقوی

ادارہ فروغِ تعلیماتِ ائمہ (افتا)

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577

2019.12
Scanned with CamScanner

نام کتاب : امام مہدیؑ کی بشارت آسمانی کتابوں میں

مولف : محمد فقیہ نیا

مترجم : مولانا سید نثار حیدر نقوی

پروف ریڈنگ : مولانا سید بلال حسین نقوی مدرس جامعہ علمیہ کراچی

طبع : اول

کمپوزنگ وٹائٹل : مجاہد حسین حر قائم گرافکس 03452401125

تعاون اشاعت : ادارہ فروغِ تعلیمات ائمہؑ۔

قیمت : 60روپے

ناشر:

قائم گرافکس

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار

الحمدللہ رب العالمین و صل اللہ علی محمد و الہ الطاہرین

اس کے نام سے آغاز کر رہا ہوں جو مومنین کے قلوب کی ہدایت کرنے والا اور مجرمین کے گناہوں کو بخشنے والا، صاحب عزت واقتدار اور ساتھ ہی ساتھ کریم بھی ہے۔

حمد اسی کو سزاوار ہے جو بے نیاز ہے اس کا دست رحمت کھلا ہے احسان جتائے دیتا ہے۔

ہم اسی کی تعریف کرتے ہیں کہ تعریف اس کی ذات باری سے مخصوص ہے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں کہ وہ ناچار و لاوارث افراد کا دوست اور بے پناہوں کی پناہ گاہ ہے۔

پھر خدا، انبیاء، ملائکہ مقربین اور روئے زمین کے صالح مومنین و مومنات کے بہترین درود و سلام ہوں اشرف مخلوقات، سید کائنات، فخر خلائق خاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت اطہار علیہم السلام پر جو آسمان ولایت کے چمکتے ہوئے ستارے ہیں۔

اس مقدمہ میں مندرجہ ذیل امور مذکور ہیں۔

۱۔ مؤلف کی تعلیمی و تربیتی زندگی پر ایک نظر۔

۲۔ تألیف کتاب کی وجہ۔

۳۔ مقدمۂ کتاب۔

مؤلف کی تعلیمی وتربیتی زندگی پر ایک نظر

ا۔ مؤلف کی تعلیمی وتربیتی زندگی پر ایک نظر

میں رب کعبہ کا حقیر غلام اور بارگاہِ اہل بیت عصمت وطہارت کا مخلص عقیدت مند ہوں۔

تقریباً ۱۳۵۵ھ شمسی میں علوم دینی کے حصول کا آغاز کیا اور بابرکت ابتدا آیۃ اللہ ایازی دام ظلہ کے توسط سے کی۔ کچھ عرصہ بعد مشہد مقدس چلا گیا اور آقائے موسوی نژاد کے مدرسہ میں باقاعدہ تعلیم شروع کی اس دوران انقلاب کی شروعات تھیں اوراس کی گہما گہمی۔

پھر سطحیات اپنے پدر بزرگوار حضرت آیت اللہ شکر اللہ فقیہ نیا کے پاس پڑھیں اوران سے میں نے علمی وعملی طور پر بہت فوائد حاصل کئے۔ والد بزرگوار خود بھی نجف اشرف کے فاضل علماء میں شمار ہوتے تھے حضرت آیت اللہ خوئی کے پاس پڑھتے بھی تھے اور خود سطحیات اور خارج فقہ کی تدریس بھی کرتے تھے۔ ان کی علمیت کے ثبوت کے لئے استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ سید محمد روحانیؒ کا یہ جملہ کافی ہے کہ ''نجف میں تین طالب علم تھے'' جن میں سے ایک میرے والد بزرگوار تھے یہ وضاحت کردینا ضروری ہے کہ بزرگ علماء کی نظر میں طالب علم ایک جید عالم کو کہا جاتا ہے نہ کہ ایک معمولی طالب علم کو۔

نیز جب میں حوزہ علمیہ قم گیا تو وہاں حضرت آیت اللہ العظمیٰ آملی کی خدمت میں بیٹھا تھا تو آپ نے میرے والد گرامی کے لئے آیت اللہ کا کلمہ استعمال فرمایا۔ اگر ہم علماء ومراجع کی زبانی والد محترم کے علم وتقویٰ کا مقام بیان کرنا چاہیں تو ایک مفصل

اور مستقل کتاب درکار ہوگی۔ زیادہ تفصیل اس مختصر کتاب کی گنجائش سے باہر ہے۔
علاوہ ازایں والد بزرگوار نے تفسیر وفقہ میں کافی کتابیں لکھی ہیں چنانچہ علماء کے حالات پر مشتمل کتاب ''گنجینۂ دانشمندان'' میں علمائے آمل کے حالات کے ذیل میں والد کی کتابوں کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ کتابیں اپنے مؤلف کی علمیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

بندۂ حقیر کچھ عرصہ اپنے والد کا شاگرد رہا اس کے بعد حوزہ علمیہ قم میں آ گیا اور تقریباً ایک دورہ درس خارج اصول اور خارج فقہ (کتاب بیع وخیارات وصلاۃ وحج) استاد بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محمد روحانی کے پاس پڑھا اور ان کی وفات کے بعد استاد محترم حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید محمد صادق روحانی کے درس میں شریک ہوا اور اب تقریباً تین سال سے فقہ اور اصول کے درس خارج کی تدریس کر رہا ہوں۔

۲۔ تالیف کتاب کی وجہ

تالیف کتاب کی ایک بنیادی وجہ خدا کی خوشنودی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی رضایت ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ موجودہ دور میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے وجود مبارک کے ضمن میں اور یہ کہ آنجناب علیہ السلام کہاں تشریف رکھتے ہیں اس ضمن میں بہت سے شیطانی وسوسے اپنا کام کر رہے ہیں جو شیاطین جن وانس کی طرف سے پیدا شدہ ہیں اس لئے ضروری سمجھا کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے جو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت اور دین کے مخالف اور متعصب افراد کے لئے اتمام حجت ہو۔

2019.12

Scanned with CamScanner

آپ جانتے ہیں کہ جب پروردگار کی طرف سے انسان کا امتحان مقصود ہو تو شیاطین جن وانس اپنے حملے شروع کر دیتے ہیں تا کہ مومنین کے دلوں کو راہ حق سے بھٹکا دیں اور ان کے ایمان میں خلل پیدا کریں تا کہ وہ حق کے راستے پر ثابت قدم نہ رہ سکیں۔

گذشتہ ادوار (ابتدائے اسلام) میں اس طرح کے شیطانی حملوں کے کچھ واضح نمونے قرآن مجید نے بھی پیش کئے ہیں مثلاً غزوۂ بدر میں جب مسلمان کفار سے مقابلے کے لئے میدان میں آئے تو سب پیاسے تھے حتی کہ طہارت کے لئے بھی پانی میسر نہ تھا کیونکہ پانی کے تمام ذخیرے کفار نے پہلے آ کر اپنے تصرف میں کر لئے تھے۔

یہاں پر شیطان نے وسوسہ پیدا کرنا شروع کیا کہ اگر دین اسلام برحق ہوتا تو کفار تعداد، پانی اور دیگر سہولیات کی رو سے تم پر برتری نہ رکھتے۔

اس دوران حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا مومنین نے دعا مانگی اور خدا کی رحمت نے برسنا شروع کر دیا۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں:

"لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ وَ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَ لِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ"

(سورہ انفال......۸،۹،۱۰)

لیکن اللہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات سے حق کو تقویت دے اور کافروں کی جڑ کو کاٹ دیتا کہ حق ثابت ہو جائے اور باطل ختم ہو جائے اگرچہ مجرم اسے ناپسند کرتے ہوں۔ وہ وقت (یاد کرو جب پریشانی کے عالم

Scanned with CamScanner

میں میدان بدر میں) اپنے رب سے تم مدد چاہ رہے تھے اور اس نے تمہاری خواہش کو پورا کر دیا (اور کہا) کہ میں تمہاری ایک ہزار ایسے فرشتوں سے مدد کروں گا جو ایک دوسرے کے پیچھے آرہے ہوں گے۔ لیکن خدا نے یہ صرف تمہاری خوشی اور تمہارے اطمینان قلب کیلئے کیا ورنہ بغیر خدا کی جانب (رجوع) کے کامیابی نہیں ہے یقیناً اللہ توانا اور حکیم ہے۔

ہم نے یہ کتاب تالیف کی ہے کہ جس طرح خداوند عالم جنگ بدر کے موقع پر باران رحمت کے ذریعے شیطان کا مکر وفریب بے اثر کر دیا تھا اور مومنین کے دلوں کو متحد کر دیا تھا اور انہیں راہِ حق پر ثابت قدم رکھا تھا اسی طرح ہمیں امید ہے کہ اس کتاب کی طباعت کے ذریعے ہم قلوب مومنین کو متحد، انہیں راہِ حق پر ثابت قدم اور شیطانی ہتھکنڈوں کو بے اثر کر دیں گے۔ البتہ اس کام کے لئے ہم پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پاک، انکے اہل بیت اطہار علیہم السلام اور بالخصوص اپنے مولا امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے مدد کے طلبگار ہیں۔

۳۔ مقدمۂ کتاب

باطل پر حق کی اور ظلم پر عدالت کی فتح وکامرانی، ایک دین کے سائے تلے اور پروردگار عالم کی طرف سے مقرر ایک عادل حکمران کے ماتحت ایک عالمی حکومت و سلطنت کے قیام کا نظریہ ایسی حکومت جس میں انسانی اقدار کا فروغ اور ایک عالمی نجات دہندہ کے توسط سے مدینہ فاضلہ کی تشکیل کا ایجنڈا سرفہرست ہے۔ ایک ایسا نظریہ ہو جس پر بالخصوص اسلام اور بالعموم تمام الٰہی ادیان معتقد رہے ہیں اور معتقد ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ طرزِ فکر تمام ادیان میں ایک بنیادی اصل کی حیثیت رکھتی ہے

بلکہ یہ ایک ایسا امر ہے جو انسانی فطرت میں لازمی جز کے طور پر رکھا گیا ہے۔
انسان کے پورے وجود کی اندرونی آواز ہے کہ "ایک روز آئے گا جب باطل پر حق کو فتح حاصل ہو گی اور پھر ظلم اور بے عدالتی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا۔

قرآن مجید پوری قطعیت کے ساتھ فرماتا ہے:

"وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ"

ہم نے ذکر (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ میرے صالح بندے زمین (کی حکومت) کے وارث ہونگے۔ (سورہ انبیاء......۱۰۵)

پھر ایک اور جگہ فرماتا ہے:

"وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ"

ہمارا ارادہ ہے کہ ان لوگوں پر ہم احسان کریں جو زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں اور انہیں زمین کا وارث اور اہل زمین کا پیشوا بنا دیں۔ انہیں زمین میں ثباتِ قدم عطا کریں' (ان کی حکومت کو مستحکم کر دیں) اور فرعون، ہامان اور ان کے لشکر کو وہ چیز دکھائیں جس کا انہیں خوف ہے۔ (سورہ قصص......۵،۶)

مزید فرماتا ہے:

"قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ"

Scanned with CamScanner

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: خدا سے مدد چاہو اور صبر اختیار کرو کہ زمین خدا ہی کی ہے اپنے بندوں میں سے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے۔ (سورہ اعراف......۱۲۸)

جی ہاں! قرآن کے مختلف مقامات پر یہ وعدے کئے گئے ہیں نہ صرف قرآن بلکہ تمام آسمانی ادیان نے اس دن کی بشارت دی ہے اور سب نے کہا ہے کہ آخر کار دنیا کا سب سے بڑا اصلاح کنندہ آئے گا مغربی اصطلاح میں آخری زمانے کے اس دورانیے اور ایک غیبی نجات دہندہ اور بزرگ مصلح کا انتظار "فورتو سیزم" کہلاتا ہے۔

یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ادیان و مذاہب میں موجود ہے مثلاً مذہب زرتشتی، مذہب یہودی، عیسائیت کے تین مذاہب (کیتھولک، پروٹسٹ اور آرتھیڈک) بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ نبوت کے تمام مدعی اپنے اعتقادات میں اس مسئلے کو بنیادی عنوان قرار دیتے ہیں۔

اسی طرح تمام آسمانی کتابوں مثلاً زبور، زند، حکی، صفیایاہ، اشعیاء شاکمونی ہند، انجیل منی، وید، اور پاتکیل (ہندوستان) جاماسب نامہ، انجیل یوحنا اور دانیال وغیرہ میں اس دن کی بشارت دی گئی ہے۔

بنابرایں یہ تمام مذاہب کی اعتقادی بحث ہے اور اس پر متعدد کانفرنسیں تشکیل دی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک کانفرنس ظہور مہدی علیہ السلام کی مناسبت سے سوڈان میں فروری ۱۸۸۵ء میں منعقدہ کانفرنس بھی شامل ہے۔ "مہدویت کی الف با" نامی کتاب میں دامستر سے "۱۳ صدیوں میں مہدی" نامی کتاب کے ذریعے سے منقول ہے:

"آپ جانتے ہیں کہ محمدؐ نے کس طرح اپنی شریعت کی بنیاد رکھی، جب آپؐ آئے تو جزیرہ نمائے عرب میں قومی سطح پر رائج پرانے شرک کے علاوہ تین بیرونی

ادیان موجود تھے۔ یہودیت، عیسائیت اور زرتشت

ان تینوں میں پایا جانے والا مشترک نکتہ یہ تھا کہ یہ تینوں ایک ایسی ماورائے طبیعت قدرت کا اعتقاد رکھتے تھے جو آخری زمانے میں ظہور کرے گی اور دنیا کی کھوئی ہوئی عدالت اور نظم وضبط کو واپس لائے گی اور انسان کی دائمی سعادت کے مقدمات فراہم کرے گی۔

آپ سب نے یسوع کی کتاب زندگی میں اس موضوع سے مربوط بحث پڑھی ہے ان تینوں ادیان کی تعلیمات کے مطابق منجی بشریت کے ظہور سے پہلے دنیا میں بدی کی طاقت حکم فرما ہوگی"۔

یہ مطالب ہمارے مدعا کو بوضوح ثابت کررہے ہیں اگر وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے اور کچھ اس کے ظاہری کلمات سے سمجھا جارہا ہے وہ کچھ جہات سے غیر واقعی ہے لیکن وہ بہرکیف منجی موعود کی اور عدالت کی برقراری کا اقرار کررہا ہے۔

انشاء اللہ اس کتاب میں ہم آسمانی کتابوں میں موجود ان بشارتوں کو بیان کریں گے جن تک ہماری رسائی ہوسکی ہے۔ نیز اس بارے میں شیعہ وسنی روایات بھی لکھی جائیں گی۔ البتہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس ضمن میں تمام روایات کو بیان کرنے کی بجائے صرف چند روایات کے ذکر پر اکتفاء کریں۔ البتہ دوسرے موضوعات جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلق ہیں ان پر بعد میں دیگر کتب میں بحث کریں گے۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے اور قارئین کرام کو حقیقت تک رسائی کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

والسلام علی من اتبع الھدیٰ

محمد فقیہ نیا

بشارت اول (شاکمونی ہند)

اس کتاب میں مندرج تمام بشارتیں مستند ہیں۔

پہلی بشارت شاکمونی سے نقل ہوئی ہے شاکمونی ہندوؤں کے نزدیک پیغمبر اور صاحب کتاب مشہور ہے اور وہ اس کے بہت معتقد ہیں۔ اس کی کتابوں سے جو مطالب نقل کئے جارہے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یقیناً ولی اللہ تھا کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں جو بشارتیں ذکر کی ہیں وہ الٰہی ادیان بالخصوص دین اسلام سے زیادہ قریب ہیں ان بشارتوں میں سے ایک آخری زمانے میں بزرگ مصلح کا ظہور ہے اس کے کلمات کچھ اس طرح ہیں؛

''بشارات کمونی.......... دنیا کی بادشاہت سید مخلوقات جہان کشن (ہندی زبان میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام گرامی ''محمدؐ'' کو ''کشن'' کہا جاتا ہے) فرزند بزرگوار پر ختم ہوگی اور وہ دنیا کے مشرق و مغرب کے پہاڑوں اور بادلوں پر حکمران ہوں گے وہ بادلوں پر سوار ہوں گے اور فرشتے ان کے نوکر ہوں گے جن وانس آپ کی خدمت میں ہوں گے، سوڈان کے استوائی صحراؤں سے لے کر قطب شمالی کے زیریں علاقوں اور ماوراء البحر تک ان کی حکمرانی ہوگی۔

دین خدا ایک دین ہوگا اور تازہ زندگی حاصل کرے گا ان (بزرگوار) کا نام ''ایستادہ'' (قائم) ہوگا اور وہ خداشناس ہوں گے۔''

Scanned with CamScanner

بشارت کے غور طلب نکات

ا۔ اشرف المخلوقات کے عنوان سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام گرامی دین مبین اسلام کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مخفی نہ رہے کہ آنحضرت کا اسم مبارک تمام ادیان میں مختلف زبانوں میں آیا ہے البتہ یہ ایک مستقل موضوع ہے اور ایک جداگانہ کتاب کا متقاضی ہے جو ہماری بحث سے خارج ہے۔

۲۔ دنیا کی بادشاہت پیغمبرؐ کے فرزند پر ختم ہوگی۔ یہ کلام امت مسلمہ میں بھی موجود ہے۔ جس کی طرف بعض روایات میں اجمالاً اشارہ موجود ہے۔

۳۔ پورے جہاں کو اپنے تصرف میں لائیں گے۔

۴۔ تمام جہاں کا ایک دین ہوگا اور دین اسلام زندہ ہو جائے گا۔

۵۔ ان کا اسم مبارک قائمؑ اور خدا شناس ہوں گے۔

یہ مشترک نکات شیعہ اور سنی روایات میں واضح طور پر موجود ہیں۔ بعض اوقات انسان انہیں تعجب سے دیکھتا ہے لیکن یہ قابل تعجب بات نہیں ہے کیونکہ تمام ادیان اللہ کی طرف سے آئے ہیں لیکن افسوس کہ جعل سازوں اور تحریف کرنے والوں نے دین میں تحریف کر کے اکثر احکامات کو تبدیل کر دیا اور اسے تناقضات کا مجموعہ بنا دیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر دین اور ہر کتاب کے مطالب و مضامین وحی کے ذریعے نازل ہوئے ہیں اور ان میں کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جاتا۔ بطور نمونہ وہ مطالب پیش کیے جا سکتے ہیں جو تحریف کرنے والوں کی دسترس سے محفوظ رہے ہیں یا بطور کامل وہ ان میں نفوذ حاصل نہیں کر سکے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ ہر دین ایک مخصوص زمانے کے معاشرے یا مخصوص افراد

2019.1

Scanned with CamScanner

کے لئے لایا گیا چنانچہ وہ مدت ختم ہونے کے بعد دین بھی ختم اور نسخ ہو گیا پھر ایک نیا دین لایا گیا جو نئے تقاضوں کے مطابق اور پہلے سے کامل تر تھا (یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا) اب دین اسلام جو آخری دین ہے روزِ قیامت تک کیلئے ہے اور تمام ادیان سے کامل ترین ہے اسی لئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی خاتم الانبیاء کا اطلاق ہوتا ہے۔ پھر اس میں ایسے مسائل بھی ہیں جو تمام سابقہ ادیان کے بنیادی اصول شمار کئے جاتے تھے۔ بنا برایں تمام ادیان کو چاہئے کہ کم از کم ان مسائل میں اتفاق رائے پیدا کریں مثلاً توحید، نبوت وغیرہ کے علاوہ ان مسائل میں غیبی پیشگوئیاں بھی ہیں جو اس (زمانے کے) پیغمبر کے معجزات میں شمار ہوتی ہیں چنانچہ آئندہ سطور میں آپ انہیں ملاحظہ فرمائیں گے۔ تمام مذاہب سے بالاتر ہو کر امت مسلمہ کی روایات میں یہ مطالب اور نکات واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔

اہل سنت کی روایات

پہلی روایت

"اخرج سلیمان القندوزی الحنفی فی ینابیع المودة عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ان خلفائی و اوصیائی و حجج الله علی الخلق بعد لاثنی عشر اوّلهم علی و آخرهم ولدی المهدی فینزل روح الله عیسیٰ بن مریم ، فیصلی خلف الهدی و تشرق الارض

بنور ربها و يبلغ سلطانه المشرق و المغرب"۔ (ينابيع المودة از قندوی حنفی صفحه ۴۴۷ طبعة استنبول ۱۳۰۲ هجری)

سلیمان قندوزی حنفی ینابیع المودۃ میں ابن عباس کے ذریعے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد میرے جانشین، وصی اور بندوں پر اللہ تعالیٰ کی حجتیں بارہ افراد ہیں۔ سب سے پہلے علی علیہ السلام اور سب سے آخری میرا بیٹا مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے۔ پس حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں۔ (یعنی اس کی اقتداء کریں گے) اور (میرا یہ بیٹا) زمین کو نور خدا سے روشن کر دے گا اور اس کی بادشاہت، مشرق سے مغرب تک مشتمل ہوگی۔

دوسری روایت

"عن حذيفه...... قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

المهدی رجل من ولدی كالكوكب الدری"۔ (فرائد السمطين جوينی جلد ۲ بحار جلد ۵۱ صفحه ۶۶)

حذیفہ یمانی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

میری اولاد میں سے ایک کا نام مہدی ہوگا جس کا چہرہ پرنور ستارے کی مانند ہوگا۔

تیسری روایت

"عن حذيفه قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

المهدیرجل من ولدی وجه کالکوکب الدری اللون لون عربی، و الجسم اسرائیلی یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً یرضی فی خلافته اهل السماء، والطیر فی الجو یملك عشرین سنة"۔ (عقد الدرر باب سوم)

حذیفہ کہتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: میری اولاد اور نسل میں سے ایک مرد مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا اس کی صورت روشن ستارے کی مانند، اس کا رنگ عربی (خوبصورتی کی رو سے) ہیکل اسرائیلی (تنومندی کی طرف اشارہ ہے) زمین کو عدل سے بھر دے گا بعد اس کے کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کی خلافت کے دور میں اہل آسمان اور ہوا میں محو پرواز پرندے بھی راضی و خوشنود ہوں گے۔ ان کی بادشاہت کی مدت بیس سال ہوگی۔

مذکورہ روایات میں اس امر کی طرف واضح اشارہ موجود ہے کہ حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے۔ البتہ ہم نے متعدد و کثیر روایات میں سے چند روایات پیش کی ہیں۔ اب بطور تبرک چند شیعہ روایات پیش کرتے ہیں۔

روایت اول:

"عن اکمال الدین بسنده عن السید عبدالعظیم الحسنی قال : دخلت علی سیدی محمد بن علی الجواد (علیه السلام) و انا ارید ان اسأل عن القائم (عجل الله تعالیٰ) اهو المهدی ام غیره؟

فابتدانی فقال (علیه السلام) : یا ابا القاسم ان منا هو المهدی الذی یجب ان ینتظر فی غیبته، و یطاع فی ظهوره، و هو الثالث من ولدی، و الذی بعث محمدًا بالنبوة، و خصنا بالامامة، انه لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلك الیوم حتی یخرج فیه فیملا الارض قسطا و عدلا کما ملئت ظلما و جورا و ان الله تبارك و تعالیٰ یصلح له امره فی لیلة کما اصلح امر کلیمه موسیٰ(علیه السلام) اذ ذهب لیقتبس لاهله نارا فرجع و هو رسول نبی ثم قال(علیه السلام) افضل اعمال شیعتی انتظار الفرج". (اکمال الدین للشیخ صدوقؒ، جلد۲ صفحه۳۷۷، ۳۷۸ بحار الانوار جلد۵۱ صفحه۱۵۶)

کتاب اکمال الدین میں مرحوم صدوقؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ سید عبدالعظیم حسنیؒ سے روایت کی ہے: فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد جواد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ آپ سے "قائم" (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے بارے میں پوچھوں گا کہ وہ مہدی ہے یا کوئی اور......؟

لیکن قبل اس کے کہ میں ان سے پوچھوں، خود ہی ابتدا کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوالقاسم (حضرت عبدالعظیم کی کنیت ہے)! مہدی ہم میں سے ہیں وہی کہ زمانہ غیبت میں جن کا انتظار ہم سب پر واجب ہے اور ظہور کے وقت ان کی اطاعت واجب ہے۔ وہ میری نسل میں سے تیسرے فرزند ہیں۔ خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث بہ رسالت

اور ہمیں مخصوص باامامت فرمایا! اگر دنیا کی عمر صرف ایک ہی دن کیوں نہ رہ جائے خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ وہ اس دن ظاہر ہوں اور زمین کو عدل وانصاف سے پر کردیں درحالانکہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی بالکل اس طرح جیسے خداوند عالم نے اپنے کلیم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امر کی اصلاح فرمائی وہ گئے تھے کہ اپنے عیال کے لئے آگ لے آئیں جبکہ واپس پلٹے تو پیغمبر اور نبی بن چکے تھے۔

پھر فرمایا: میرے شیعہ کا بہترین عمل ظہور کا انتظار کرنا ہے۔

دوسری روایت

"عن ابی حمزة الثمالی : قال سألت الباقرا (علیه السلام): یابن رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم) الستم کلهم قائمین بالحق:

قال (علیه السلام): بلیٰ۔

قلت : فلم سمی القائم قائما؟

قال (علیه السلام): لما قتل جدی الحسین(علیه السلام) ضجت الملائکة الیٰ الله عز و جل بالبکاء و النجیب (الی ان قال) ثم کشف الله عز و جل عن الائمة (علیهم السلام) من ولد الحسین (علیه السلام) للملائکة فسرت الملائکة بذلك فاذا احدهم قائما یصلی فقال (عز و جل):

بذلك القائم انتم منهم ای من قتلة الحسین (علیه السلام)"

ابوحمزہ ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا:

اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ قائم برحق نہیں ہیں؟

فرمایا: کیوں نہیں۔

میں نے عرض کی: پھر حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کو ہی قائم کیوں کہا گیا ہے؟

فرمایا: جب میرے دادا امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو ملائکہ نے خداوند عالم کے حضور نالہ زاری کی............ پھر فرمایا: پس خداوند عالم نے نسل امام حسین علیہ السلام سے ائمہ معصومین علیہم السلام فرشتوں کو دکھائے تو فرشتے خوش ہو گئے۔ اس وقت ایک امام کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے تو خداوند عالم نے فرمایا: میں اس قائم کے ذریعے قاتلان امام حسین علیہ السلام سے انتقام لوں گا۔

تیسری روایت

"عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) قال اذا قام القائم (علیہ السلام) دعا الناس الی الاسلام جدیدا، و ھداھم الی امر قد دُثر و ضل عنہ الجمھور.

و انما سمی القائم مھدیا لانہ یھدی الی امر مضلول عنہ و سمی القائم لقیامہ بالحق"۔ (بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۳۰ حدیث ۶، ارشاد شیخ مفید)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب قائم قیام فرمائیں گے تو لوگوں کو نئے سرے سے اسلام کی دعوت دیں گے وہ ایک ایسے امر کی طرف ان کی رہنمائی کریں گے جو پرانا ہو چکا ہوگا اور اکثر لوگ گمراہ ہو چکے ہوں گے

اور قائم کو ہی مہدی کہا گیا ہے کیونکہ وہ لوگوں کو ایک ایسے امر کی طرف ہدایت کریں گے جو ان سے گم ہو چکا ہے اور پرانا ہو چکا ہے۔ اور انہیں قائم اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ برحق قیام کریں گے۔

واضح رہے کہ امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کو قائم کہنے کی وجہ تسمیہ کے بارے میں امام باقر اور امام صادق علیہما السلام سے منقول سابقہ روایات میں اختلاف اور منافات نہیں پائی جاتی کیونکہ دونوں میں مندرج مطالب کا یکجا ہونا ممنوع نہیں ہے۔ دوسری روایت میں تلوار سے قیام و جہاد کرنے کو وجہ تسمیہ بنانے کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کا خروج اور قیام یہ امر حق برائے حق ہے۔ ممکن ہے کہ سوال کیا جائے کہ امام حسین علیہ السلام نے بھی تو مسلح قیام کیا تھا۔ پھر انہیں قائم کیوں نہیں کہا گیا؟

جواب یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف نکلنے پر مامور تھے دشمنوں سے ان کا مبارزہ اور جہاد اسلام کے دفاع اور اسے ظلم کا شکار ہونے سے بچانے کی خاطر تھا لہٰذا سید الشہداءؑ نے جنگ میں پہل نہیں کی بلکہ دشمن کی طرف سے حملے کا آغاز ہوا۔

ثانیاً یہ کہ امام حسین علیہ السلام نے حر سے فرمایا: تھا: ہم اہل کوفہ کی دعوت پر آئے ہیں اگر تم لوگ نہیں چاہتے تو ہم واپس پلٹ جاتے ہیں۔

جبکہ حضرت بقیۃ اللہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) ابتداء سے ہی اللہ کی طرف سے قیام و جہاد پر معمور ہیں۔

اور پہلی روایت میں ایک عمومی نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ یہ معصومین علیہم السلام حجتِ خدا ہیں۔

اور ان کے قائم ہونے کی وجہ تسمیہ ان کا ظہور (پردہ اٹھ جانا) ہے۔

بہر حال ممکن ہے کہ دونوں روایتوں کی وجہ تسمیہ قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے

2019.12

Scanned with CamScanner

لئے ہی ہو۔

۱۔ وہ حق کے لئے قیام و جہاد کریں گے۔

۲۔ جب فرشتوں کے لئے پردے ہٹا دیئے گئے تو معصومین علیہم السلام میں سے آپ کو دیکھا گیا کہ کھڑے ہیں اور نماز پڑھ رہے ہیں۔

رہی یہ بات کہ فرشتے اور ملائکہ امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی خدمت میں ہوں گے تو اس نکتہ پر متعدد روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر اگلی بشارت میں کریں گے۔

2019

Scanned with CamScanner

دوسری بشارت (دیہ)

ہندوؤں کی ایک آسمانی کتاب ''دیہ'' میں مذکور ہے:

''دنیا کی خرابی کے بعد آخری زمانے میں ایک بادشاہ ظاہر ہوگا جو تمام مخلوقات کا پیشوا ہوگا اس کا نام منصور ہوگا۔ اور تمام کائنات کو زیرِ نگین کر کے اپنے دین پہ لے آئے گا اور وہ سب لوگوں میں مومن اور کافر کی پہچان رکھتا ہوگا اور خدا سے جو چاہے گا وہی ہوگا''

(کتاب بشارات عہدین، یہی بیان کتاب شاکمونی میں بھی موجود ہے)

مذکورہ عبارت میں ایسے نکات موجود ہیں جو اسلام اور اس مذہب کے درمیان مشترک ہیں۔ یہ نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ آخری زمانے میں ظہور سے پہلے دنیا خراب (برباد) ہوگی۔

۲۔ ایسا بادشاہ آئے گا جو تمام مخلوقات پر امامت کرے گا اور دنیا کو اپنے تصرف میں لائے گا اور اس وقت دین ایک ہو جائے گا۔

۳۔ تمام لوگوں کی حقیقت و واقعیت سے آگاہی رکھتا ہوگا وہ جانتا ہوگا کہ مومن کون ہے اور کافر کون۔ وہ فقط لوگوں کے ظاہری حلیے کو نہیں دیکھے گا۔

۴۔ مستجاب الدعوت ہوگا۔ (یعنی اس کی دعا فوراً پوری ہوگی)۔

اسلام میں جو مطالب ائمہ معصومین علیہم السلام نے بیان فرمائے ہیں اور شیعہ وسنی

دونوں نے انہیں نقل کیا ہے، ان کی طرف اجمالی طور پر اشارہ کرتے ہیں۔

روایت اول۔

"روی عن الامام (علیه السلام) قال: لا یخرج المهدی حتی یقتل ثلث و یبقی ثلث" (عقد الدرر)

امام علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فرمایا: مہدی اس وقت خروج کریں گے جب دنیا کی آبادی کا ایک تہائی قتل ہو جائے گا اور ایک تہائی مر جائے گا اور ایک تہائی باقی رہ جائے گا۔ (قتل اور موت کے درمیان فرق یہ کہ جنگ وغیرہ سے مر جانے کو قتل اور بیماری یا طبیعی موت سے مر جانے کو موت کہا جاتا ہے)۔

روایت دوم۔

"و روی عنه ایضا انه، قال: بین یدی المهدی، موت احمر و موت ابیض و جراد فی حینه و جراد فی غیر حینه.

فاما الموت الاحمر فالسیف، و اما الموت الابیض فالطاعون"۔ (عقد الدرر صفحه ۶۵، کتاب غیبة شیخ طوسیؒ صفحه ۲۶۷، غیبة نعمانی صفحه ۲۷۸، بحار الانوار جلد ۵۲، صفحه ۲۱۱، حدیث ۵۹)

نیز امیر المومنین علیہ السلام نے ہی فرمایا: مہدی کے خروج کے وقت دو قسم کی اموات واقع ہوں گی سرخ موت اور سفید موت اور ٹڈی ہوگی اپنے موسم میں بھی اور غیر موسم میں بھی۔

Scanned with CamScanner

سرخ موت سے مراد تلوار کی موت ہے (یعنی جنگی ہتھیاروں کے ذریعے متحقق ہونے والی) اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی (یعنی غیر قابل علاج امراض کے نتیجے میں واقع ہونے والی موت)۔ اور ٹڈی اپنے زمانے میں اور بے موسم (یہ بھی عذاب اور فصلوں کی تباہی کا کنایہ ہے چنانچہ چند سال پہلے ٹڈی دل کے حملے سے ''ایزہ'' نامی دیہات اور اس سے ملحقہ علاقے تباہی کا شکار ہو گئے اور لوگوں کا جینا دو بھر ہو گیا۔ امیرالمومنین علیہ السلام کے اس جملے'' جراد فی حینه و جراد فی غیر حینه'' سے مراد یہ نہیں کہ تمام جگہوں پر ٹڈی دل ظاہر ہوں گے بلکہ بعض جگہوں پر ایسے واقعات پیش آنے سے بھی مولا کا کلام متحقق ہو جاتا ہے)۔

تیسری روایت۔

''و روی عنه انه قال فی حدیثه عن علائم الظهور، فیقتل یومئذ ما بین المشرق و المغرب...... ثلاثة الف الف یقتل بعضهم بعضا، فیومئذ تاویل هٰذه الآیة ''فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ''(سوره انبیاء......۱۵) بالسیف''۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحه ۲۷۵)

امیرالمومنین علیہ السلام نے علامات ظہور بیان کرتے ہوئے فرمایا: پھر تمام روئے زمین پر لڑائی ہوگی اور تین تین افراد آپس میں جدال کریں گے۔ اسی روز اس آیہ مبارکہ تاویل ظاہر ہوگی۔ ''وہ لگاتار اپنے باطل نظریات پر ہی ڈٹے رہیں یہاں تک کہ ہم انہیں..........۔

ان مطالب پر دلالت کرنے والی روایات فراواں ہیں اور آپ جانتے ہی

Scanned with CamScanner

ہیں کہ ایسی جنگوں کا نتیجہ دنیا کی تباہی ہی تباہی، قتل و غارت اور تہذیبوں کے مٹ جانے کے سوا کچھ نہیں۔

دوسرے نکتے کی طرف پہلی بشارت میں اجمالی طور پر اشارہ کر دیا گیا ہے لہٰذا اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

تیسرا نکتہ:

فرات بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ مبارکہ "وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا" (سورہ بنی اسرائیل.....۳۳) کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: "وَ مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا" امام حسین ابن علی علیہما السلام ہیں اور باقی آیت میں امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) مراد ہیں جن کا اسم مبارک اس آیہ میں "منصور" رکھا گیا ہے۔

چوتھا نکتہ:

"قال الصادق (علیه السلام) اذا قام قائم ال محمد (عجل الله فرجه) حکم بین الناس بحکم داود (علیه السلام) لا یحتاج الی بینة یلهمه الله (تعالیٰ) فیحکم بعلمه، و یخبر کل قوم بما استنبطوه"۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۳۹)

جب امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور کریں تو لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح (اپنے علم کی بنیاد پر) فیصلے کریں گے اور گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ خداوند عالم انہیں الہام کرے گا۔ پس وہ اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے۔ ہر قوم نے جو کچھ چھپایا ہوگا امام

Scanned with CamScanner

انہیں بتا دیں گے (یعنی آپ علیہ السلام لوگوں کے مافی الضمیر سے آگاہ ہوں گے اور سب کچھ جانتے ہوں گے پس بطریق اولیٰ مومن اور کافر کی پہچان رکھتے ہوں گے)۔

انشاءاللہ اگلی بشارت میں ایسی ایک اور روایت ذکر کریں گے۔

پانچواں نکتہ۔

بحار الانوار (جلد۵۲ صفحہ۳۱۵) میں علامہ مجلسی نے امام باقر علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے۔ ذیل روایت نقل کرتے ہیں:

"ثم قال ابو جعفر (علیه السلام) هو و الله المضطر فی کتاب الله فی قوله "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَ یَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ" (سورہ نمل......۳)"

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) وہی مضطر ہیں جو قرآن مجید میں مذکور ہے۔ آیا کوئی ہے جو مضطر کو جواب دے جب وہ اسے پکارے اور اس (مضطر) کی پریشانی دور کرے اور تمہیں زمین پر خلیفہ قرار دے۔

یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مستجاب الدعوت بھی ہیں۔

تیسری بشارت (باسک)

ہندوؤں کی ایک اور آسمانی کتاب ''باسک'' میں مکتوب ہے:

''آخری زمانے میں دنیا کی عمر ایک ایسے عادل بادشاہ کی حکمرانی کے بعد ختم ہو جائے گی جو ملائکہ، پریوں اور انسانوں کا پیشوا ہوگا اور حق و صداقت کا علمبردار ہوگا وہ زمینوں اور سمندروں میں چھپی ہوئی چیزوں کے بارے میں بتائے گا اس سے بڑا اور عظیم شخص دنیا میں نہ آیا ہوگا''۔

مذکورہ عبارت میں مندرجہ ذیل نکات ہیں۔

۱۔ عادلانہ حکومت کے قیام کے بعد دنیا کا خاتمہ۔

۲۔ حق اس کے ساتھ ہوگا جن وانس وملائکہ کا امام ہوگا۔

۳۔ زمین کے اندر چھپے خزانوں کے بارے میں بتائے گا۔

۴۔ آسمان وزمین کی خبریں دے گا۔

پہلے دونکتوں پر بحث ہو چکی ہے البتہ ملائکہ کے بارے میں کچھ بیان کریں گے۔

تیسرا اور چوتھا نکتہ:

۱۔ ابو ہریرہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین اپنے خزانے اگل دے مثل سونا اور چاندی۔ اور اس وقت قاتل آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے قتل کیا، اور قاطع رحم آئے گا اور کہے گا میں نے اس وجہ سے قطع رحم کیا تھا،

Scanned with CamScanner

چور آئے گا اور کہے گا چوری کی پاداش میں میرے ہاتھ کاٹے ہیں اور اسے طلب کریں گے اور کہیں گے جو چاہو اٹھا لو (لیکن) وہ کوئی چیز نہیں اٹھائے گا۔

۲۔ منتہی الآمال میں امام علیہ السلام کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے بائیسویں خصوصیت کے ذیل میں لکھا ہے: زمین وہ تمام خزانے اور گنجینے اگل دے گی جو اس میں چھپائے گئے ہوں گے یا اس کے سپرد کئے گئے ہوں گے۔

۳۔"عن ابن عباس قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لما عرج بی الی السماء السابعة و منها الی السدرة المنتهی و من السدرة الی حجب النور، ناداني ربی (جل جلاله):

یا محمد انت عبدی و انا ربك، فلی فاخضع و ایای فاعبد، و علی فتوكل و بی فثق فانی قد رضیت بك عبداً (الی ان قال) و بالقائم منكم اعمر ارضی بتسبیحی و تقدیسی و تهلیلی و تكبیری و تمجیدی و به اطهر الارض من اعدائی و اورثها اولیائی و به اجعل كلمة الذین كفروا بی السفلی و كلمتی العلیاء، به أُحیی بلادی و عبادی بعلمی و له اظهر الكنوز و الذخائر بمشیتی و ایاه اظهر علی الاشرار و الضمائر بارادتی و امده بملائكتی لتؤیده علی انفاذ امری و اعلان دینی ذلك ولیی حقا و مهدی عبادی صدقا"(امالی صدوقؒ، بحار الانوار جلد۵۱ باب ما ورد من الاخبار القائم حدیث۲)

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ساتویں آسمان پر عروج کیا پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ اور اس کے بعد

جب نوری حجابات کی طرف گیا تو میرے پروردگار نے آواز دی:
اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں بس میرے لئے خضوع کرو اور صرف میری عبادت کرو اور مجھ پر توکل کرو۔ میرے اوپر بھروسا رکھو پس میں تیری بندگی پر راضی ہوں......

......پھر فرمایا: تم میں سے جو قائم ہو گا اس کے ذریعے میں اپنی زمین کو ذکر، تقدیس، تحلیل، تکبیر اور تمجید سے آباد کروں گا۔

اس کے ذریعے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کر دوں گا۔ اور اپنے دوستوں کو شہروں کا وارث بنا دوں گا۔ اسی (قائم) کے توسط سے میں کلمۂ کفار کو سرنگوں کر دوں گا اور اپنا کلمہ (دین) بلند کر دوں گا۔ اسی (قائم) کے توسط سے اپنے شہروں اور بندوں کو اپنے علم سے زندہ کر دوں گا اس کے لئے اپنی مرضی اور ارادے سے (زمین کے) خزانے اور گنجینے ظاہر کر دوں گا اپنے ملائکہ کے ذریعے سے اس کی مدد کروں گا تاکہ وہ میرے احکام کے نفاذ اور میرے دین کے اعلان میں اس کی تائید کریں۔ وہ میرا برحق ولی ہو گا۔ اور میرے بندوں کو سچائی کے ساتھ ہدایت کرنے والا ہو گا۔

ان روایات اور بالخصوص تیسری روایت میں صراحت کے ساتھ وہ کلمات بیان کئے گئے ہیں جو کتاب "باسک" میں بیان ہوئے ہیں۔ مزید وضاحت کی اب ضرورت نہیں رہی۔

چوتھی بشارت (پاتیکل)

پاتیکل کا شمار بزرگ ہندوؤں میں ہوتا ہے ان کے اعتقاد کے مطابق وہ آسمانی کتاب بھی رکھتا تھا کتاب زبدۃ العارف، ذخیرۃ الالباب اور تذکرۃ الاولیاء میں پاتیکل کی کتاب سے منقول ہے کہ:

''دن کے اختتام پر دنیا نئی ہو جائے گی اسے زندگی مل جائے گی، نئی سلطنت کا مالک ظہور کرے گا یہ دنیا کے دو بڑے رہنماؤں کا بیٹا ہو گا جن میں سے ایک ناموس اعظم (پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں) اور دوسرے صدیق اکبر یعنی سب سے بڑے وصی جن کا نام پشن ہے (پشن بمعنی علی ہے) اور الٰہی رہنماؤں کے اس سب سے بڑے نمائندے (نئے بادشاہ یعنی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کا نام ہادی، مہدی اور قائم بالحق ہو گا اور یقیناً یہ بادشاہت حاصل کرے گا اور خدا کا خلیفہ ہو گا اسی کا حکم چلے گا اور اس کے معجزے بہت ہوں گے جو اس کی پناہ میں چلا جائے گا اور اس کے آباء واجداد کا دین اختیار کرے گا وہ خدا کے نزدیک سرخرو ہو گا اس کی سلطنت بہت وسیع ہو گی۔ دنیا اس پر ختم ہو گی بحر محیط، جزائر سراندیپ، قبر حضرت آدم علیہ السلام اور جبال القمر سے لے کر شمال تک ھیکل زہرہ سے لے کر شمال تک سیف البحر اور اوقیانوس تک کو مسخر کرے گا، سومنات کے بت کدے کو تباہ کر دے گا۔ جگرناتھ (ہندوؤں کا ایک بت

جسے وہ مظہر خدا سمجھتے ہیں) اس کے حکم سے باتیں کرے گا اور زمین پر گر جائے گا تو وہ اسے توڑ دے گا اور دریائے اعظم میں گرا دے گا وہ ہر جگہ پر موجود ہر بت کو توڑ دے گا"۔

مذکورہ عبارت میں مندرجہ ذیل نکات ہیں:

۱۔ دنیا پرانی ہو جانے کے بعد نئی سلطنت کے مالک کا آنا اور بالفاظ دیگر پرانی ہو جانے کے بعد دنیا کا دوبارہ زندہ ہونا، نئی ہو جانا (یہ اس بات سے کنایہ ہے کہ دنیا تباہ و برباد) نئی سلطنت کا مالک آئے گا یعنی غیبت کے بعد ظہور ہوگا۔

۲۔ دو بڑے پیشواؤں، پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کا بیٹا ہوگا۔

۳۔ صاحب الزمان کے علاوہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام، (نئی سلطنت کا مالک) مہدی، ہادی و قائم بالحق ہیں۔ اور وہ اللہ کا خلیفہ ہے۔

۴۔ ان کی اطاعت اور ان کے اجداد کا دین اختیار کرنے میں خدا کے نزدیک سرخرو ہونا مضمر ہے۔

۵۔ دنیا کے آخری حکمران (اور بادشاہ) ہیں آپ کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی آپ پوری دنیا پر حکومت کریں گے۔ اور باطل کو نابود کر دیں گے۔

اس باب میں زیادہ روایات وارد ہوئی ہیں جو ان نکات پر دلالت کرتی ہیں یہ چیز بذات خود دین اسلام اور مذہب تشیع کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آیئے روایات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

۱۔"قال علی (علیه السلام) لتعطفن الدنیا علینا بعد شماسها الضروس علی ولدها (ثم تلا هذه الآیة "و

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ")(سورہ قصص ۵)"۔ (نہج البلاغہ جلد۲، بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ ۶۴ حدیث۶۶)

ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کی شرح میں کہتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام نے ایسے امام کا وعدہ دیا ہے جو زمین کا مالک یا بادشاہ ہوگا اور تمام مملکتوں پر حکمرانی کرے گا۔

امیر المومنین علیہ السلام کے کلام کا ترجمہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ کچھ کلمات کی وضاحت کر دیں۔

"لتعطفن الدنیا علینا بعد شماسها" یعنی سرکشی کے بعد رام ہو جانا، مثلاً "عفت الناقة علی ولدها" اونٹنی سرکشی کے بعد (رام ہو کر) اپنے بچے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"الضروس" اونٹنی کو کہا جاتا ہے۔ بنا برایں عبارت کا معنی یہ ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا ہماری نافرمان اور سرکش ہونے کے بعد ہماری طرف رخ کرے گی جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی طرف پلٹ آتی ہے (یعنی جس طرح اونٹنی پہلے سرکشی کرتے ہوئے اپنے بچے کو دودھ نہیں پینے دیتی لیکن پھر رام ہو کر اسے دودھ پینے کا موقع فراہم کر دیتی ہے)۔

پھر آپ نے اس آیہ مبارکہ کی تلاوت فرمائی: ہم نے ارادہ کیا ہے کہ دنیا میں ضعیف قرار دیے جانے والے..........تا آخر۔

مخفی نہ رہے کہ اس روایت میں دو نکتے وضاحت طلب ہیں۔

پہلا نکتہ:

امیر المومنین علیہ السلام کے کلمات میں کنائے استعمال ہوئے ہیں رواں ترجمہ اس طرح ہے کہ دنیا ہم اہل بیت علیہم السلام پر جور و جفا کرنے کے بعد بالآخر ہماری ہی طرف آئے گی اور زمین کے وارث اور اس کے حکمران ہوں گے۔

دوسرا نکتہ:

آیہ مبارکہ میں مستضعفین سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہیں چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

قرآن مجید میں جن مستضعفین کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ وہی زمین کے وارث اور (لوگوں کے) پیشوا ہوں گے، وہ ہم اہلبیت علیہم السلام ہیں، خداوند عالم ہمارے مہدی کو بھیجے گا اسے عزت سے سرفراز فرمائے گا اور اس کے دشمنوں کو ذلیل کرے گا۔

ان نکات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آخری زمانے میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی کی حکومت ہو گی اور پوری دنیا انہی کے زیر نگین ہو گی۔

۲۔ تفسیر مجمع البیان اور تفسیر عیاشی میں امام سجاد علیہ السلام سے منقول ہے:

"ھم و اللہ شیعتنا اھل البیت یفعل اللہ ذلک بھم علی ید رجل منا، و ھو مھدی ھٰذہ الامۃ، و ھو الذی قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول اللہ ذلک الیوم حتی یلی رجل من اھل بیتی اسمہ اسی یملأ

الارض قسطا و عدلا بعد ما ملئت ظلما و جورا"

(مجمع البیان : جلد ۷، صفحہ ۱۵۲)

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے اس آیہ شریفہ "خدا نے ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے" کی تلاوت کے بعد فرمایا: خدا کی قسم! وہ ہمارے شیعہ ہیں اور خدا (زمین پر خلافت اور احیائے دین کے) اس کام کو شیعوں کے توسط سے ہمارے فرد کے ہاتھوں پایۂ تکمیل تک پہنچائے گا اور وہ اس امت کا مہدی ہوگا وہی جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: اگر دنیا کی عمر ایک دن رہ گئی ہوگی تب بھی خدا اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا کہ میرے اہلبیت سے ایک مرد آئے گا جو میرا ہمنام ہوگا اور وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے پر کردے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

یہ روایت صراحت کے ساتھ دونوں نکتے بیان کر رہی ہے۔

بائیبل کی عبارت کا دوسرا نکتہ:

وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام کا فرزند ہوگا اگرچہ بشارت اول میں پیش کردہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف فرزندانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہوں گے، اس بشارت کی دوسری روایت بھی اس نکتے کو ثابت کرتی ہے۔

اور ضمناً ہم جانتے ہیں کہ خاتون کائنات حضرت زہرا سلام اللہ علیہا دختر پیغمبرؐ اور زوجہ علیؑ ہیں اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف انہی مقدس ہستیوں کے فرزند ہیں۔ اور وہ روایات

Scanned with CamScanner

جو ثابت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔

"روی الصدوق (رحمة الله عليه) عن الامام الرضا (عليه السلام) عن ابائه عن امير المومنين (عليه السلام) انه قال (عليه السلام) للحسين (عليه السلام) التاسع من ولدك يا حسين هو القائم بالحق المظهر للدين الباسط للعدل (الحديث)"۔

شیخ صدوق رح نے امام رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حسین علیہ السلام تیری نسل میں سے نواں فرزند ہی قائم بالحق ہوگا جو دین کو ظاہر کرنے والا اور عدل کو رائج کرنے والا ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"يخرج رجل من ولدى فى آخر الزمان، ابيض اللون مشرب بالحمرة (الحديث)"

آخری زمانے میں میری نسل میں سے ایک فرد ظہور کرے گا جس کا رنگ سرخی مائل سفید ہوگا۔

(۳) "عن ابوسعيد الخدرى قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) اسم المهدى اسمى"

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Scanned with CamScanner

مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف میرا اہم نام ہوگا۔

(٤)"قال امیر المومنین علی (علیه السلام) اسم المهدی : محمد(علیه السلام)و سمی بالمهدی لان الله تعالی یهدیه و یرشده الی الامور الخفیة التی لا یطلع علیها احد"(البرهان فی علائم آخر الزمان : حدیث۹)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مہدی نام ہے اور مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو مہدی اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان پوشیدہ امور کی طرف ان کی رہنمائی کرے گا جن سے کوئی بھی آگاہ نہیں۔

(٥)"قال الامام الباقر (علیه السلام): اذا قام مهدینا اهل البیت، قسم بالسویة و عدل فی الرعیة فمن اطاعه فقد اطاع الله و من عصاه فقد عصی الله و انما سمی المهدی لانه یهدی الی الامر الخفی" (عقد الدرر باب ثالث صفحه۴۰)

اطاع الله و من عصاه فقد عصی الله و انما سمی الهدی لانه یهدی الی الامر الخفی"

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارے مہدی قیام کریں گے تو لوگوں میں اموال مساوی تقسیم کریں گے اور اپنی رعایا سے عدل وانصاف کے ساتھ پیش آئیں گے جس نے ان کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدائی نافرمانی کی۔

اسے ہی مہدی کہا گیا ہے کیونکہ اسے پوشیدہ امر کی طرف ہدایت کی گئی ہے۔

اس کے علاوہ ہم نے تیسری بشارت میں امام باقر علیہ السلام سے ایک مفصل روایت نقل ہے جس میں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی اطاعت کو خدا کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ اسلام کی طرح ہندو ادیان میں بھی یہ مسئلہ ایک حد تک واضح و روشن ہے۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں ہم جو اعتقاد رکھتے ہیں وہ تمام نہیں تو اصولی طور پر وہ ہمارے ساتھ یقیناً متفق ہیں۔

ہندوؤں کی طرف سے بیان کی گئی بشارتیں ذکر کرنے کے بعد اب ہم زرتشتیوں کی بشارتیں ذکر کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

پانچویں بشارت (جاماسب)

جاماسا کی کتاب "جاماسب نامہ" سے منقول ہے۔

جاماسب اور گشتاسب دونوں سہراب کے بیٹے اور ھبوط آدم علیہ السلام سے چار ہزار نو سو چھیانوے سال پہلے ہو گزرے ہیں، جاماسب نے کچھ عرصہ زرتشت کے پاس معارف حاصل کئے اور کچھ عرصہ چنگر مہاجر (ہندی) کا شاگرد بھی رہا وہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے:

"تازیوں (عربوں) کی سرزمین سے ایک مرد ظاہر ہو گا جو ہاشم کی اولاد میں سے ہو گا وہ قوی ہکل ہو گا بڑے سر اور بڑی پنڈلی و جسم کا مالک ہو گا اور اپنے جد امجد کے دین پر ہو گا بہت بڑے لشکر کے ساتھ ایران کا رخ کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا"۔

ایک اور مقام پر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتوحات کا ذکر کرتا ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ دین اسلام ہی دیگر تمام ادیان کو باطل (ختم) کر دے گا:

"اس پیغمبر کی بیٹی کی نسل سے وہ شخص جس کا نام "کائنات کا سورج" اور "دنیا کا بادشاہ" ہو گا خدا کے حکم سے دنیا میں اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری جانشین ہو گا۔ دنیا کے وسط میں (جو مکہ ہے) ہو گا (قیام کرے گا) اور اس کی حکومت قیامت سے متصل ہو گی اور اس کی بادشاہت کے بعد دنیا ختم ہو جائے گی۔ آسمان دو ٹکڑے اور زمین پانی میں ڈوب جائے

گی پہاڑ فنا ہو جائیں گے یزدان کا بڑا دشمن (اہرمن) جو گنہگار ہے اسے گرفتار کر کے قید میں ڈال دے گا۔

پیغمبروں اور صالحین میں سے ایک گروہ کو زندکرے گا اور اس دنیا کے بڑے اور بدکردار افراد کے ایک گروہ کو بھی، اور............"

مذکورہ عبارت میں ایسے مطالب موجود ہیں جو اہل بیت علیہم السلام کی روایات کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں مثلاً:

۱۔امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ سرزمین عرب سے آئیں گے۔ اور قوی ہیکل جثّہ کے مالک ہوں گے۔ بڑے سر کی تعبیر عقل و درایت کی بزرگی کے عنوان سے استعمال ہوئی ہے۔

۲۔تمام دنیا پر حکمرانی کرے گا۔

۳۔پیغمبر کا آخری جانشین اور اس کی بیٹی کی اولاد میں سے ہوگا۔

۴۔اس کی بادشاہت خداوند عالم کی طرف سے ہوگی اور دنیا کے وسط یعنی مکہ میں ہوگی۔

۵۔اس کی حکومت وسلطنت قیامت سے متصل ہوگی۔

۶۔اچھے نیک وصالح افراد اور انبیاء کے ایک گروہ اور غیر صالح و بدکردار افراد کے ایک گروہ کو زندہ کرے گا۔

سابقہ بشارتوں میں جن نکات کی وضاحت ہو چکی ہے ان کا تکرار نہیں کریں گے بلکہ باقی نکات کی طرف اجمالاً اشارہ کریں گے۔

۱۔"عن حذیفه قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): المهدی رجل

من ولدی وجهه کالکوکب لدری، اللون عربی و الجسم اسرائیلی، یملاء الارض عدلا کما ملئت جورا یرضی فی خلافته اهل السماء والطیر فی الجو یملك عشرین ستة"۔ (عقد الدرر باب سوم)

حذیفہ سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مہدی میری اولاد میں سے ہے اور اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند اس کا رنگ عربی اور اس کا جسم اسرائیلی (قوی ہیکل) وہ دنیا کو عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اس کی خلافت سے اہل آسمان اور فضا کے پرندے بھی راضی ہوں گے۔ وہ بیس سال حکومت کرے گا"۔

۲۔"قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): المهدی ولدی ابن اربعین کان وجهه کوکب دری، فی خده الایمن خال اسود علیه عبائان قطوانیتان، کانه من رجال بنی اسرائیل، یملك عشرین سنة یخرج الکنوز، و یفتح المدائن" (کتاب البیان از کنجی شافعی صفحه ۱۲۷، حافظ ابو نیم در کتاب اربعین جوینی در فرائد السمطین : جلد ۲ صفحه ۳۱۲، یوسف بن یحیی شافعی سلمی، عقدلدرر صفحه ۲۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مہدی میری اولاد میں سے ایک چالیس سالہ مرد ہوگا۔ اس کا چہرہ روشن ستارے کی مانند اور اس کے دائیں رخسار پر ایک تل ہوگا اس پر دو قطوانی عبائیں ہوں گی اور بنی اسرائیل کے (قوی ہیکل) افراد کی

طرح ہوگا بیس سال حکومت کرے گا زمین کے خزانوں کو باہر نکالے گا اور شہروں کو فتح کرے گا"۔

۳۔"عن الامام الرضا (علیه السلام) عن ابائه (علیهم السلام) قال : لما عرج بی الی السماء.

نادانی ربی (جل جلاله): یا محمد!

قلت : لبیك ربی . (الی ان قال) فقلت : یا رب هؤلاء اوصیائی بعدی؟

فنودیت یا محمد! هؤلاء اولیائی و احبائی و اصفیائی و حججی بعدك علی بریتی و هم اوصیاك و خلفائك و خیر خلقی بعدك و عزتی و جلالی لاطهرن بهم دینی و لاعطین بهم كلمتی و لاطهرن الارض باخرهم من اعدائی و لاملكنه مسارق الارض و مغاربها و لاسخرن له الریاح، و لاذللن له السحاب الصعاب، و لأرقینه فی الاسباب و لانصرنه بجندی و لامدنه بملائكتی حتی یعلن دعوتی، و یجمع الخلق علی توحیدی ثم لادیمن ملكه و لاداولن ملكه و لاداولن الایام بین اولیائی یوم القیامة"۔ (لئالی الشرائع جلد۱ صفحه۶، عیون اخبار الرضاعلیه السلام جلد۱ صفحه ۲۶۳)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میں معراج پر گیا تو میرے پروردگار نے آواز دی: اے محمدؐ!

میں نے عرض کی: لبیک اے میرے رب.......... (یہاں تک کہ فرمایا) پھر میں عرض کی: اے میرے رب میرے بعد میرے وصی کون ہوں گے؟

مجھے بتایا گیا: اے محمدؐ! وہ میرے دوست اور چاہنے والے اور میرے چنے ہوئے اور تمہارے بعد میری طرف سے مخلوقات پر حجت ہیں۔

وہ تیرے وصی، جانشین اور تیرے بعد میری مخلوقات میں سے سب سے بہترین ہوں گے۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ان کے توسط سے اپنے دین کو غالب کروں گا اور انہی کے ذریعے اپنا کلمہ بلند کروں گا اور تیرے جانشینوں میں سے آخری فرد کے ذریعے میں زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کردوں گا اسے مشرق ومغرب کا بادشاہ بنا دوں گا اور ہوائیں اس کے، تابع گھنے بادلوں کو اس کا فرمانبردار بنادوں گا۔ اسے اسباب پر مسلط کروں گا۔ (اسباب پر امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے تسلط سے مراد یہ ہے کہ جس طرح خداوند عالم نے بادل کو بارش کا سبب قرار دیا ہے اسی طرح دیگر امور کے جو اسباب اور علل وعوامل ہیں انہیں خدا امام علیہ السلام کے اختیار میں قرار دے گا) اسے میں اپنے لشکروں کے ذریعے مضبوط پشت پناہی مہیا کروں گا۔ اپنے ملائکہ کے ذریعے اس کی مدد کروں گا تا کہ میرے پیغام کو ظاہر کرے اور تمام مخلوقات کو میری توحید پر جمع کرے پھر میں اس کی بادشاہی کو

دوام بخشوں گا اور میں قیامت تک ایسے (امن وسکون اور رحمتوں سے بھرے) دن اپنے دوستوں میں پھراتا رہوں گا۔

٤۔ "عن حذیفه قال سمعت رسول الله(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ذکر المهدی، فقال: انه یبایع بین الرکن و المقام، اسمه احمد، عبدالله و المهدی، فهذا اسماؤه ثلاثتها"۔ (بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۲۰)

حذیفہ کہتے ہیں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر پر فرماتے سنا: رکن اور مقام کے درمیان اس کی بیعت ہوگی اس کا نام احمد، عبداللہ اور مہدی ہوگا اور یہ تینوں نام اس کے ہوں گے۔

٥۔ "و بالاسناد یرفعه ابی بصیر عن ابی جعفر (علیه السلام) قال: ان القائم ینظر من یومه ذی طوی فی عدة اهل البدر ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا حتی یسند ظهره الی حجر و یهز الرأیة المغلبة قال علی بن ابی حمزة: ذکرت ذلك لابی ابراهیم قال: و کتاب منشور"۔

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قائم عجل اللہ فرجہ الشریف صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ جنگ بدر کے شرکاء کی تعداد "۳۱۳" افراد تک جمع ہوں تاکہ وہ (ظہور فرمائیں) حجر اسود سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوں اور فتح ونصرت کا علم بلند کریں۔

علی بن حزہ کہتے ہیں کہ امام نے یہ کلمات امام جعفر صادق علیہ السلام کی موجودگی میں ارشاد فرمائے پھر فرمایا: یہ کتاب منشور ہے (یعنی ایک

حتمی امر ہے)۔

دونوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ امام علیہ السلام مکہ سے قیام فرمائیں گے جو سرزمین عرب میں واقع ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کا فارسی نام تازیان بھی عبارت میں موجود ہے۔

واضح رہے کہ اکثر روایات اس نکتے پر دلالت کرتی ہیں۔

٦۔"عن المفضل بن عمر : ذکرنا القائم، و من مات من اصحابنا ینظره .

فقال لنا الامام الصادق(علیه السلام):

اذا قام ...... اتی المومن فی قبره . فیقال یا هذا......

انه قد ظهر صاحبك، فان تشاء ان تلحق به الحق، و ان تشاء فی کرامة ربك فاقم"۔ (حق الیقین : مؤلف سید عبدالله شبر، جلد٢، صفحه ١٤)

مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ ہمارے درمیان حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کا تذکرہ ہوا اور یہ کہ ہمارے اصحاب (مومنین) میں سے جو مر جائے کس طرح آپ کا منتظر رہتا ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اس موقع پر فرمایا:

"جب وہ قیام فرمائیں گے تو مومن کی قبر میں اسے کہا جائے گا کہ اے (فلاں شخص) تمہارے صاحب (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) نے قیام فرمایا ہے اگر تم چاہو تو ان سے ملحق ہو جاؤ (یعنی زندہ ہو کر ان کے لشکر میں

شامل ہو جاؤ) اور اگر چاہو تو کرامت پروردگار میں مقیم رہو"۔

۷۔ دعائے عہد پڑھنے کے بارے میں امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"من دعا الی اللہ اربعین صباحا بھذا العقد کان من انصار قائمنا فان مات قبلہ اخرجہ اللہ تعالی من قبرہ و اعطاہ بکل کلمۃ الف حسنۃ و محیی عنہ الف سیئۃ" (مفاتیح الجنان (عربی) صفحہ [illegible]، مصباح شیخ عاملی صفحہ [illegible])

جو شخص چالیس دن تک یہ دعائے عہد پڑھے وہ ہمارے قائم کے اصحاب میں سے ہوگا اور اگر وہ ظہور امام علیہ السلام سے پہلے مر جائے تو خداوند عالم اسے قبر سے نکال لے گا اور ہر کلمے کے بدلے اسے ہزار نیکیوں کا ثواب ملے گا اور ہزار گناہ معاف کرے گے۔

علاوہ ازایں دعائے عہد میں بھی ہم خدا سے یہ چاہتے ہیں کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے وقت زندہ کرنا......... یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ ظہور امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے وقت کچھ لوگ زندہ کیے جائیں گے۔

۸۔"قال امام الصادق (علیہ السلام) : ان الرجعۃ لیست بعامۃ و ھی خاصۃ لا یرجع الی الدنیا الا من محض الایمان محضا او محض الکفر محضا"۔ (بحار الانوار جلد [illegible] صفحہ [illegible])

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"رجعت (دنیا میں واپس پلٹنا) عمومی نہیں بلکہ ایک خاص گروہ زندہ کیا جائے گا۔ دنیا میں صرف خالص مومن اور خالص کافر کو

دوبارہ زندہ کیا جائے گا"۔

یہ روایت بھی اس جملے پر دلالت کرتی ہے کہ خالص خوب اور خالص بد افراد زندہ کئے جائیں گے۔ خالص خوب تو امام کی خدمت اور دین حق کے قیام کے لئے زندہ ہوں گے۔ جبکہ برے افراد سے انتقام لینے کے لئے انہیں زندہ کیا جائے گا۔

اگرچہ دیگر روایات بھی اس مطلب پر شاہد ہیں لیکن ہم صرف انہیں پر اکتفا کرتے ہیں لیکن مخفی نہ رہے کہ یہ (رجعت) عذابِ قیامت کے علاوہ ایک امر ہے جو مجرموں کو پیش آئے گا۔

چھٹی بشارت (زبور)

حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور سے منقول ہے اس میں امام علیہ السلام کو ایک شہزادے کے عنوان سے یاد کیا گیا ہے:

"اے خدا! شریعت اور اس کے احکام اور اپنا ملک وعدالت شہزادے کو عطا فرما تا کہ تیری قوم عدالت اور تیرے فقراء پر انصاف کے ساتھ حکمرانی کرے۔

قوم کے فقراء کے فیصلے کرے گا اور مسکین بیٹوں کو نجات دے گا اور ظالموں کا خاتمہ کرے گا۔

سمندر سے سمندر تک بلکہ روئے زمین کے دور ترین نقاط تک حکومت کرے گا۔ صحرانشین اس کے حضور میں خم ہوں گے اس کے دشمن زمین بوس ہو جائیں گے بلکہ سب بادشاہ اسے سلامی پیش کریں گے اور تمام قومیں اس کی بندگی (غلامی) کریں گی۔

کیونکہ جب فقیر کی فریاد رسی اور مسکین کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو وہ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) ان کی مشکلات دور کریں گے اور ذلیل د مسکین پر رحم کریں گے مسکینوں کو نجات دیں گے اور انہیں ظلم وستم سے رہائی بخشیں گے۔

Scanned with CamScanner

ان کی نظر میں لوگوں کا خون محترم (اور قیمتی) ہوگا (ان کے دور حکومت میں) زمین بلکہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر بھی زراعت ہوگی جس کا محصول انسانوں کی طرح متحرک ہو جائے گا اور شہر کے باسی سبزے کی طرح پھوٹیں گے ان کا نام ہمیشہ رہے گا اور آفتاب کی طرح تاباں۔ ان کی پناہ میں لوگ برکت حاصل کریں گے۔

تمام قبائل انہیں خوش آمدید کہیں گے ان کا رعب دار نام ہمیشہ مبارک رہے گا تمام زمین ان کے جلال سے بھر جائے گی۔

داؤد ابن یسی کی دعا ختم ہوئی"۔

مخفی نہ رہے کہ ملک زادہ (شہزادہ) سے مراد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں کیونکہ آپ اس لفظ کے حقیقی و کامل مصداق ہیں۔ آپ کا پدری رشتہ آپ کے جد امجد خاتم النبیین اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام پر ختم ہوتا ہے نیز آپ کے تمام آباءِ کرام امام اور خدا کی حجت ہیں آپ کے جد اعلیٰ ہاشم بن عبد مناف ہیں جن کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام پہ منتہی ہوتا ہے اور یہ سب ہستیاں نہایت بزرگوار اور اپنے زمانے کی عظیم و یکتا ہستیاں ہیں۔

مادری رشتوں کو دیکھیں تو آپ کی ماں جناب نرجس خاتون، قیصر روم کی نواسی تھیں آپ کے آباء گرامی کی زوجات بھی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں سے منسوب تھیں مثلاً حبشہ کے بادشاہ کی بیٹی اور سب سے بڑھ کر جناب زہرا سلام اللہ علیہا جو سیدۃ النساء العالمین ہیں۔

علاوہ ازایں مذکورہ خصوصیات کے ساتھ تاحال کوئی بھی ایسا شہزادہ تخت سلطنت پر نہیں بیٹھا لہٰذا معلوم ہوتا ہے کہ ملک زادہ سے مراد آپ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ہیں۔

اہم نکات:

ا۔لوگوں سے آپ کا سلوک حق صداقت اور عدل وانصاف پر مبنی ہوگا پھر ظلم نام کا کوئی مفہوم نہیں رہے گا۔تمام لوگوں سے مساوی برتاؤ ہوگا فقیروں اور مسکینوں کی مدد کریں گے۔

۲۔تمام روئے زمین پر مسلط ہوں گے۔

۳۔کاشتکاری بہت ہوگی اور پیداوار بھی فراواں ہوگی۔

واضح رہے کہ بعض نکات کو ہم سابقہ بشارتوں میں بیان کر چکے ہیں البتہ تیسرے مطلب کی تائید میں چند روایات پیش کرتے ہیں۔

۱۔"روی عن رسول الله(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انه قال : ابشروا بالمهدی...... و يقسم صحاحها بالسوية، و يملأ قلوب امة محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غنى و يسعهم عدله، حتى انه يأمر مناديا ينادى من له حاجة الى؟

فما ياتيه احد الا رجل واحد ياتيه يسأله المهدى : ائت السادن حتى يعطيك، فياتيه فيقول : انا رسول الله المهدى اليك لتعطينى مالا، فيقول : احث

(ہریر)، فیحثی ما لا یستطیع ان یحمله فیلقی منه حتی یکون قدر ما یستطیع ان یحمله فیخرج به فیندم و یقول : انا کنت اجشع امة محمد نفسا کلهم دعی الی هذا المال فترکه غیری، فیرد علیه فیقول السادن : انا لا تقبل شیئا اعطیناه........ الحدیث". (کتاب الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۰۲)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بات کی بشارت دوں کہ مہدی آ رہا ہے .... پھر فرمایا: اور اموال مساوی تقسیم کرے گا اور امت محمدیہ کے قلوب کو بے نیاز کر دے سب سے عدالت کے ساتھ پیش آئے گا۔ یہاں تک کہ ان کی طرف سے ایک منادی ندا دے گا کہ آیا کوئی ہے جو مجھ سے کوئی حاجت رکھتا ہو؟

صرف ایک شخص آئے گا اور مال کی درخواست کرے امام علیہ السلام اس سے فرمائیں گے خزانچی کے پاس جاؤ اور مال وصول کرلو۔

وہ خزانچی کے پاس آ کر کہے گا مجھے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے بھیجا ہے تا کہ تجھ سے مال وصول کروں۔

خزانچی سے کہے گا جتنا مال چاہے خزانے سے اٹھالو۔

وہ شخص اتنا مال جمع کرے گا کہ اس سے اٹھایا نہیں جا سکے گا پھر وہ مال اتنا کم کرے گا کہ بآسانی اٹھا سکے۔ چنانچہ وہ مال اٹھا کر باہر نکلے گا تو پشیمان اور شرمندہ ہو جائے گا اور دل میں کہے گا کہ میں امتِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

طمع کرنے والا ہوں کیونکہ امام کے منادی میں سب سے زیادہ حریص اور

نے سب کو مال کی دعوت دی لیکن میرے علاوہ کوئی شخص بھی مال لینے نہیں

آیا...... یہ سوچ کر وہ پلٹ آئے گا اور مال واپس کرے گا لیکن خزانچی اسے

کہے گا: ہم جو چیز عطا کردیتے ہیں واپس نہیں لیتے"۔

۲۔"روی عن رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انه قال : ...... فیجئ

الیه الرجل فیقول یا مهدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) اعطنی اعطنی

فیحثی فی ثوبه ما استطاع ان یحمله" (ینابیع المودة)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (کچھ مطالب بیان فرمانے کے بعد)

فرمایا: پس حضرت مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے

گا: یا مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) مجھے کچھ عطا فرمائیں، مجھے عطا فرمائیں، مجھے عطا

فرمائیں۔

تو حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف اس کے دامن میں اتنا مال ڈالیں

گے کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

سابقہ دو روایات میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ امام لوگوں کے درمیان

اموال تقسیم فرمائیں گے اور غنی و فقیر کا لحاظ کئے بغیر مساوی طور پر عدالت کے ساتھ بلکہ

اس کے علاوہ بھی اتنا مزید عطا فرمائیں گے کہ وہ غنی و بے نیاز ہو جائیں گے۔

۳۔"روی ابو سعید الخدری عن رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

انه قال : تتنعم امتی فی زمن المهدی نعمة لم يتنعموا مثلها

قط، ترسل السماء علیهم مدرارا، و لا تدع الارض شیئا من نباتها الا اخرجته"۔ (کتاب الرسالة الشافعي، کتاب عقد الدرر)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی حکومت کے دوران لوگوں کو اتنی نعمتیں میسر ہوں گی کہ اب تک ایسی نعمتوں سے بہرہ مند نہ ہوئے ہوں گے۔ آسمان سے بے شمار بارشیں ہوں گی زمین ہر طرح کی نباتات اگائے گی۔

٤۔"و قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یخرج فی آخر امتی المهدی، یسقیه الغیث، و تخرج الارض نباتها و یعطی المال صحاحا، و تکثر الماشیة و تعظم الامة"

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے آخر میں مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا اور خداوند عالم اسے بارشوں سے سیراب کرے گا (یعنی اس زمانے میں بہت بارشیں ہوں گی)۔ اور زمین اپنی نباتات کو خوب اگائے گی اور وہ (مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) مال کو صحیح طریقے سے عطا کریں گے (یعنی مساوی تقسیم کریں گے) راستے زیادہ (آباد) ہوجائیں گے اور امت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظمت ملے گی۔

٥۔"و قال (رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)...... و ترید المیاه فی دولته و تمد الانهار و تضاعف الارض اکلها"۔ (عقد الدرر باب ۷، صفحه۱۳۹)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.........: امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی حکومت میں پانی زیادہ ہوگا اور طولانی نہریں نکالی جائیں گی۔ اور زمین سے کھانے پینے کی چیزیں زیادہ حاصل ہوں گی۔

۵۔"قال مولانا علی امیر المؤمنین (علیه السلام) فی ضمن حدیث طویل...... و لو قد قام قائمنا لأنزلت السماء قطرها و لاخرجت الارض نباتها......حتی تمشی المرأة بین العراق و الشام لا تضع قدمیها الا علی النبات......"

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے (ایک طولانی حدیث کے ضمن میں) فرمایا: ہمارے قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) جب بھی قیام کریں گے آسمان سے بارشیں نازل ہوں گی اور زمین اپنی نباتات اگائے گی ......(پھر فرمایا) حتی کہ ایک عورت عراق اور شام کے درمیان سفر کرے گی تو اس کا ہر قدم سبزے پر پڑے گا۔

۷۔"قال علی (علیه السلام) فی حدیثه عن الامام المهدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) و یزرع الانسان مدا یخرج له سبع مأة مد کما قال الله تعالی: "مَثَلِ حَبَّةٍ اَنۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ"(سوره بقره......۲۶۱)"۔ (عقد الدرر باب ۹ صفحه ۲۰۰)

حضرت علی علیہ السلام نے (امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے عہد حکومت کے

بارے میں ایک طولانی حدیث کے ضمن میں) فرمایا: اس زمانے میں انسان ایک مد اناج کاشت کرے گا اور سات سو مد پیداوار حاصل کرے گا چنانچہ خداوند عالم قرآن مجید میں فرماتا ہے: ''وہ اس بیج کی مانند ہیں جس کے سات خوشے نکلیں اور ہر خوشے میں سو دانے ہوں اور خدا جس کے لئے چاہے دوگنا یا کئی گنا کر دیتا ہے''۔

یہ سب روایات امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کی برکت سے لوگوں کی اقتصادی حالت کی بہتری اور ان کے اموال میں برکت پیدا ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

ساتویں بشارت (زبور)

حضرت داؤد علیہ السلام کی کتاب زبور کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد رب العزت ہے:

"وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ" (سورہ انبیاء......۱۰۵)

ترجمہ:

ہم نے ذکر (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ میرے صالح بندے زمین (کی حکومت) کے وارث ہوں گے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی تسلی کے لئے کہا گیا ہے کہ شریر افراد کی شرارتوں سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ یہ خشک گھاس کی طرح کاٹ دیئے جائیں گے خدا پر توکل کریں، اسی سے لو لگائیں، مطمئن رہیں اور صبر کریں۔ ارشاد ہوتا ہے:

"شریر لوگ مٹ جائیں گے جب کہ خدا پر توکل کرنے والے زمین کے وارث ہوں گے تھوڑے ہی دن ہیں کہ پھر شریر آدمی تلاش کرنے سے بھی نہیں ملے گا۔ لیکن متواضع (منکسر المزاج) زمین کے وارث ہوں گے اور پرامن زندگی سے بہرہ اندوز ہوں گے۔ برے اور

Scanned with CamScanner

شریر لوگوں نے تلواریں تان رکھی ہیں کہ مظلوم و مسکین لوگوں کا قتل عام کریں لیکن ان کی کمانیں ٹوٹ جائیں گی۔ خدا اپنے نیک بندوں کے دن جانتا ہے اور ابدی میراث انہی کی ہوگی۔ امتحان کے زمانے میں شرمندہ نہیں ہوں گے اور قحط دنوں میں بھی سیر ہو کر کھائیں گے لیکن شریر ہلاک ہو جائیں گے اور خدا کے دشمن فنا بلکہ دھوئیں کی طرح ضائع و نابود ہو جائیں گے کیونکہ خدا کے متبرک بندے ہی زمیں کے وارث ہوں گے جب کہ خدا کی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے اور لعنتی افراد نابود ہو جائیں گے سچے ہی زمین کے وارث اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

خدا کی پناہ طلب کرو اس کے دین کے محافظ بنو کیونکہ وہ تمہیں ہی زمین کی وراثت عطا کرے گا۔ اور شریر افراد کا دور ختم ہوتے ہی یہ حقیقت تم پر آشکار ہو جائے گی۔ البتہ گنہگاروں اور بروں کا انجام تباہ کن ہوگا"۔

اس عبارت میں مندرجہ ذیل مطالب مذکور ہیں۔

۱۔ صالحین کی وراثت اور ظالمین کی تباہی و نابودی۔

۲۔ فقر و تنگدستی کا خاتمہ۔

۳۔ صبر اور ظہور کے انتظار کا حکم۔

بہت سی روایات مذکورہ مطالب پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے ہم چند ایک ذکر کرتے ہیں

۱۔"روی عن الباقر (علیه السلام) انه قال : فی خبر طویل........ فاذا اجتمع عندہ عشر الاف رجل، فلا یبقی یهودی ولا نصرانی الا آمن به و صدقه"۔ (کتاب العرش الواضحه : عبدالہادی ابیاری صفحه۲۰۶)

امام باقر علیہ السلام نے (ایک طولانی روایت کے ضمن میں) فرمایا:

پس جب امام علیہ السلام کے پاس دس ہزار مرد جمع ہو جائیں گے .... اس وقت کوئی یہودی اور نصرانی باقی نہیں رہے گا بلکہ سب آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔

۲۔ یہی روایت ایک اور طرح بھی منقول ہے:

"........ فاذا اجتمع عندہ العقد (عشرة الآف رجل) فلا یهودی و لا نصرانی و لا احد، ممن یعبد غیر الله تعالی الا آمن به صدق، و تکون الملة واحدة : ملة الاسلام، و کل ما کان فی الارض من معبود سوی الله تعالی تنزل علیه نار من السماء فتحرقه" (کتاب نور الابصار : شبلنجی مصری باب ۱۵۵)

دس ہزار جنگجو جمع ہو جائیں گے تو کوئی یہودی و نصاریٰ باقی نہیں رہے گا اور نہ ہی خدا کے علاوہ کسی دوسرے کی عبادت کرنے والا کوئی باقی بچے گا بلکہ یہ سب کے سب آپ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور آپ کی تصدیق کریں گے۔ اس وقت ایک ملت ہو گی، ملت اسلامیہ اور خدا کے

علاوہ جو معبود بھی روئے زمین پر موجود ہوگا آسمان سے ایک آگ آئے گی اور اسے جلادے گی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے طولانی حدیث کے ضمن میں فرمایا:

۳"......... و یسیر المهدی حتی ینزل بیت المقدس، و تنقل الیه الخزائن و تدخل العرب و العجم و اهل الحرب و الروم و غیرهم فی طاعته من غیر قتال حتی تبنی المساجد بالقسطنطنیة و ما دونها (الحدیث)"

مہدیؑ بیت المقدس تک جائیں گے اور وہاں قیام کریں گے سب خزانے ان کی طرف منتقل کیئے جائیں گے اس وقت عرب و عجم غرضیکہ سب بغیر کسی خونریزی کے ان کے مطیع ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ وہ قسطنطنیہ کی مساجد وغیرہ بنائیں گے.........تا آخر حدیث۔

یہ سب روایات دلالت کرتی ہیں کہ پھر کوئی شیطانی صفت باقی نہیں رہے گا اور دین، دین واحد ہو جائے گا۔ صرف مومنین ہی باقی رہ جائیں گے۔ سابقہ بشارتوں میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ صالحین ہی زمین کے وارث ہوں گے اور مخالفین بے بس ہو کر بیٹھ جائیں گے یا مٹ جائیں گے۔ البتہ ظہور کا انتظار کرنے کے حکم پر اکثر روایات دلالت کرتی ہیں منجملہ:

ا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

"میری امت کے اعمال میں سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ سے انتظار فرض

(ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے"۔

۲۔ "محمد بن الفضیل عن الرضا (علیه السلام)

قال سالته عن شئ من الفرج؟ فقال (علیه السلام) الیس الانتظار من الفرج! ان الله عزّ و جل یقول ﴿فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ﴾ (سورہ اعراف آیت ۷۰، سورہ یونس آیت ۱۰۲)"۔ (یہ حدیث تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۱۳۸ میں سورہ یونس کے ذیل میں مذکور ہے۔ اور بحار الانوار جلد ۵۲ حدیث ۲۲ صفحہ ۱۲۸ میں موجود ہے)۔

محمد بن الفضیل نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ "انتظار فرج کیا ہے؟" تو امام نے فرمایا: آیا انتظار فرج خود فرج نہیں ہے! بے شک خداوند عالم فرماتا ہے: "پس منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں"۔

آٹھویں بشارت ''اشعیاء''

بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ایک نبی ''اشعیاء'' کی کتاب میں مرقوم ہے:

''یسی کے تنے سے ایک نوخیز پودا برآمد ہوگا اور اس کی جڑوں سے ایک شاخ نکلے گی اور خدا کی روح (جو حکمت و فطانت، مشورت و جبروت اور علم و خشیت کی روح ہے) اس پر جلوہ فگن ہوگی اور اسے خدا کی خشیت میں تیز ہوش بنائے گی دیکھی سنی باتوں پر تنبیہ نہیں کرے گی بلکہ کمزوروں کا فیصلہ عدل و انصاف کے ساتھ کرے گی مسکین کے لئے زمین پر بہتری کے اسباب فراہم کرے گی شریر لوگوں کو قتل کرے گی اس دورِ حکومت میں عدل و انصاف کا چرچا ہوگا۔ بھیڑیا اور بھیڑ اکٹھے زندگی گزاریں گے، شیر اور بکری، بچھڑا اور چیتا ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ ہوں گے، چھوٹا بچہ ان کا چرواہا ہوگا، گائے اور ریچھ اکٹھے چریں گے اور ان کے بچے اکٹھے سوئیں گے، شیر گائے کی طرح گھاس کھائے گا اور شیر خوار بچہ سانپ کے بل کے ساتھ کھیلے گا، اور بچہ دودھ پینے سے توجہ ہٹا کر اژدھے کے غار میں ہاتھ ڈال دے گا، اور زمین علم دانش سے اس طرح پُر ہو جائے گی جس طرح سمندر پانی سے بھرے ہوتے ہیں''۔

اس بشارت میں درج ذیل مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

ا۔ ''یسی کے تنے سے ایک تنا پیدا ہوگا اور اس کی جڑ سے ایک شاخ نکلے گی''

لغت میں ''یسی'' بمعنائے ''قوی'' ہے یعنی یہ فرد ایک بزرگ و باعظمت خاندان کا چشم و چراغ اور اپنی ذات میں یکتا اور دوسروں سے منفرد ہوگا اور یہ فقط امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہی ہیں۔ مخفی نہ رہے کہ اس لفظ کا استعمال حضرت داؤد علیہ السلام کے باپ کے بارے میں جو راعوت کے نواسے تھے اور اتنے قوی تھے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اتنی عظیم شخصیت و شہرت کے باوجود ان سے منسوب تھے۔ .... اگر یسی کو حضرت داؤد علیہ السلام کا باپ کہیں تو یہاں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف پر (یہ کلمہ) منطبق ہو رہا ہے اور عبارت میں ہے کہ یسی کے تنہ سے ایک نہال نکلے گا اور اس کی جڑ سے ایک شاخ برآمد ہوگی۔ یہاں یسی سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اگلی عبارت سے اس نکتے کی طرف اشارہ ہے کہ اکثر پیغمبر حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے جبکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے فقط پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہٰذا شاخ کی تعبیر استعمال کی جو اس نہال سے نکلے گی جو تنہ سے برآمد ہوگا۔ بنابراین یہاں پر اس تعبیر کے مصداق امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری وصی ہیں، اور اس موعود ہستی میں تمام صفات کمالی ہونی چاہئیں۔

۲۔ اس کے احکام خواہشات نفسانی یا دوسروں کے مشورے کے تابع نہیں بلکہ وہ اپنے علم واقعی کے ساتھ عادلانہ حکم کرے گا۔

۳۔ اشرارع (برائیوں) کو مٹا دے گا یا شریر سے مراد شیطان ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھوں قتل ہوگا پھر برائی کا کام نہ رہے گا اور عدالت برقرار ہوگی۔ پھر درندے اور دیگر زہریلے جانور بے ضرر ہو جائیں گے۔

۴۔ عقل و علم اپنے کمال اور عروج پر ہوں گے۔

کچھ نکات میں تو سابقہ ابحاث میں اشارہ ہو چکا ہے باقی بعض بھی ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں مذکور ہیں منجملہ

۱۔ "عن جابر عن ابی جعفر (علیه السلام) قال : ان العلم بکتاب الله (عز و جل) و سنة نبیه (صلی الله علیه و آله وسلم) ینبت فی قلب مهدینا کما ینبت الزرع عن احسن نباته، فمن بقی منکم حتی یلقاه، فلیقل حین یراه : السلام علیکم یا اهل بیت الرحمة و النبوة و معدن العلم و موضع الرسالة و روی ان التسلیم علی القائم (عجل الله تعالی) ان یقال : السلام علیك یا بقیة الله فی ارضه" (بحار الانوار جلد ۵۲، صفحه ۳۶ حدیث ۵، اصول کافی)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: کتاب خدا اور سنت نبی کا علم ہمارے مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے دل میں اس طرح پرورش پاتا ہے جس طرح زراعت کی بہترین اقسام زمین سے نشو و نما پاتی ہیں تم میں سے جو بھی ان سے ملاقات کرے ان کو دیکھتے ہی کہے گا: اے اہلِ بیتِ رحمت و نبوت، اے معدن علم و موضع رسالت آپ پر سلام ہو۔

اور روایت ہے کہ حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف پر سلام کرتے ہوئے کہیے "اے بقیۃ اللہ فی ارضہ آپ پر درود و سلام ہو"۔

۲۔ "محمد بن عیسی، عن یونس، عن حریز قال :

سمعت ابا عبدالله (علیه السلام) یقول : لن تذهب الدنیا حتی یخرج رجل منا اهل البیت یحکم بحکم داؤد (علیه السلام) و آل داؤد، و لا یسأل الناس بینة"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۳۲۰ حدیث ۲۱، اصول کافی جلد۱ صفحه ۳۹۷)

محمد بن عیسیٰ سے اور حریز سے رویت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ہم اہل بیت علیہم السلام سے ایک مرد ظہور کرے گا اور لوگوں کے درمیان حضرت داؤد علیہ السلام اوران کی آل کی طرح فیصلے کرے گا اور اسے گواہوں کی ضرورت نہ ہوگی۔

۳۔"عن ابان قال : سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول : لا یذهب الدنیا حتی یخرج رجل منی یحکم بحکومة آل داؤد لا یسأل عن بینة، یعطی کل نفس حکمها"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۳۲۰ حدیث ۲۳، اصول کافی جلد۱ صفحه ۳۹۷)

ابان سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کے ختم ہونے سے پہلے مجھ سے ایک مرد ظہور کرے گا اور آل داؤد کیطرح فرمانروائی کرے گا گواہوں کے بارے میں نہیں پوچھے گا اور ہر شخص کو اس کا (صحیح) حکم سنائے گا۔

٤۔"معاویة الدهنی عن ابی عبدالله (علیه السلام) فی قول الله تعالی (یعرف المجرمون بسیماهم فیوخذ

بالنواصی و الاقدام) فقال(علیه السلام) فی قول الله تعالیٰ (یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام.........سورہ رحمن آیت[41]) فقال (علیه السلام) یا معاویة ما یقولون فی هذا؟

قلت: یزعمون ان الله تبارك و تعالیٰ یعرف المجرمون بسیماهم فی القیامة فیأمر بهم فیؤخذ بنواصیهم و اقدامهم فیقولون فی النار.

فقال(علیه السلام) لی: و کیف یحتاج الجبار تبارك و تعالیٰ الی معرفة خلق أنشأهم و هم خلقه.

فقلت: جعلت فداك و ما ذلك؟

قال(علیه السلام): لو قام قائمنا اعطاه الله السماء فی أمر بالکافر فیؤخذ بنواصیهم و اقدامهم، ثم یخبط بالسیف خبطا"(بحار الانوار جلد[52] صفحہ [320] حدیث[221،22])

معاویہ ذہنی کہتے ہیں میں نے امام صادق علیہ السلام سے (یعرف المجرمون بسیماهم فیؤخذ بالنواصی و الاقدام.........سورہ رحمن آیت[41]) کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے معاویہ! اس آیہ مبارکہ کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟

میں نے عرض کی: خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مجرموں کو روزِ

قیامت ان کی ''سیما'' سے پہچان لے گا پھر امر فرمائے گا کہ انہیں پیشانیوں اور قدموں سے پکڑ لو۔

امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: جس خداوند جبّار نے مخلوقات کو خلق فرمایا ہے وہ انہیں پہچاننے کا محتاج کس طرح ہوگا؟

میں نے عرض کی: آپ پر قربان جاؤں پھر کیا مراد ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو خداوند عالم انہیں ''سیما'' (چہروں کی شناخت کا علم) عطا کرے گا پھر امر کرے گا کہ کافروں کو پیشانیوں اور اقدام سے پکڑیں اور انہیں بری طرح ماریں۔

ان روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام علم الٰہی کی کان (معدن) اور خدا کی رحمت ہیں۔ آپ کا حکم عدالت واقعیت (حقیقت) پر مبنی ہوگا وہ ہر گز خواہشات نفسانی اور دوسروں کی گواہی پر صادر نہیں کیا جائے گا۔

۵۔''روی السید علی بن عبدالحمید فی کتاب الانوار المضیة باسنادہ الی احمد بن الایادی یرفعه الی اسحاق بن عمار قال: سالته عن انظار الله تعالی ابلیس وقتا معلوما ذکرہ فی کتابه فقال: ''فانك من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم'' (سورہ حجر......۳۸، سورہ ص......۸۱)

قال(علیه السلام): الوقت المعلوم یوم قیام القائم فاذا بعثه الله کان فی مسجد الکوفة و جاء ابلیس حتی یجثوا

علی رکبتیه. فیقول : یا ویلاه من هذا الیوم، فیأخذ بناصیته فیضرب عنقه، فذلك (یوم الوقت المعلوم) منتہی اجله"(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۷۶ حدیث ۱۷۸)

اسحاق بن عمار کہتے ہیں میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ خداوند عالم نے شیطان کو یوم معلوم تک کی مہلت دی چنانچہ قرآن مجید میں ہے "فانك من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم" پس وہ یوم معلوم کونسا دن ہے؟

امام نے فرمایا: وقت معلوم سے مراد روزِ قیام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف ہے جس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو مبعوث فرمائے گا تو آپ مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے ہوں گے اس وقت شیطان پیٹتا ہوا آئے گا اور کہہ رہا ہوگا ہائے یہ روز...... امام علیہ السلام اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر اس کی گردن کاٹ دیں گے یہ روز وہی "وقت معلوم" ہے اور شیطان کی عمر کا آخری دن۔

٦۔"عن الحسین بن خالد قال: علی بن موسیٰ الرضا(علیه السلام) : لا دین لمن لا ورع له، و لا ایمان لمن لا تقیة له، ان اکرمکم عندالله عزّ و جل. اعملکم بالتقیة قبل خروج قائمنا فمن ترکها قبل خروج قائمنا فلیس منا فقیل له: یا بن رسول الله(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و من القائم منکم اهل البیت؟

قال(علیہ السلام): الرابع من ولدی ابن سیدة الاماء، یطهر الله به الارض من کل جور، و یقدسها من کل ظلم و هو الذی یشك الناس فی ولادته، و هو صاحب الغیبة قبل خروجه، فاذا خرج اشرقتِ الارض بنور ربها و وضع میزان العدل بین الناس، فلا یظلم احد احدا.......... الی آخر الحدیث. "(بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۳۲۱، ۳۲۲ حدیث ۲۰)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص متقی نہیں وہ دیندار نہیں اور جو (تقیہ کے مقام پر) تقیہ نہیں کرتا، ایمان نہیں رکھتا۔ خداوند عالم کے نزدیک تم میں سے گرامی ترین شخص وہ ہے جو قیام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف سے پہلے تقیے پر زیادہ عمل کرتا ہے۔ پس جو شخص ہمارے قائم کے قیام وظہور سے پہلے تقیہ ترک کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔

پوچھا گیا: اے فرزند رسولؐ! آپ اہل بیت میں سے قائم کون ہے؟

فرمایا: میری نسل میں سے چوتھا فرد، کنیزوں کی خاتون کا فرزند۔ خداوند عالم اس کے ذریعے زمین کو ہر قسم کے ظلم وجور سے پاک و طاہر کردے گا۔ اسی (ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کی ولادت میں لوگ شک کریں گے یہ اپنے خروج (ظہور) سے پہلے غیبت میں وقت گزارے گا اور جب ظہور کرے گا تو زمین کو اپنے پروردگار کے نور سے نورانی کردے لوگوں کے درمیان میزان عدل برقرار کرے گا۔ ظلم نہیں کرے

گا..........تا آخر حدیث''

۷۔''الاربع مائة قال امیر المومنین (صلوات اللہ علیہ): بنا یفتح اللہ و بنا تختم اللہ و بنا یمحوا اللہ ما یشاء و بنا یثبت و بنا یدفع الزمان الکلب و بنا ینزل الغیثفلا یغرّنکم باللہ الغرور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حبسه اللہ عز و جل و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء قطرها، لاخرجت الارض بناتها، و لذهبت الشحناه من قلوب العباد، و اصطلحت السباع والبهائم، حتی تمشی المرأة بین العراق الی الشام، لا تضع قدمیها الا علی النبات، و علی رأسها زبیلها لا یهیجبها و لا تخافه''(بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۳۱۶حدیث ۱۱، کتاب امالی صدوقؒ)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ذریعے خداوند عالم نے (دنیا کا) افتتاح فرمایا اور ہمارے واسطے سے ہی خدا (دنیا کو) ختم کرے گا۔ ہمارے ذریعے سے ہی خدا زمانے کی سختیاں دور کرتا ہے اور ہماری وجہ سے ہی بارش برساتا ہے پس تمہارا غرور تمہیں خدا سے مغرور نہ بنا دے۔ جب سے خدا نے آسمان کا پانی محبوس کر رکھا ہے تب سے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں برسایا۔ اور جب ہمارا قائمؑ ظہور کرے گا تو آسمان بارش برسائے گا اور زمین اپنی نباتات اگائے گی اور لوگوں کے دلوں سے

Scanned with CamScanner

کینہ اور دشمنی ختم ہو جائے گی۔ اور درندوں اور چوپایوں (مویشیوں) کے درمیان صلح برقرار ہوگی (امن وامان برقرار ہوگا اور خوشحالی ہوگی) اس طرح کہ عورت (اکیلی) عراق سے شام پیدل جائے گی تو اس کا ہر قدم سبزے پر پڑے گا اس کے سر پر گٹھڑی (محفوظ) ہوگی اور درندے اسے ہیجان وخوف میں مبتلا نہیں کریں گے۔

یہ روایات دلالت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دورِ حکومت میں عدل وانصاف کا دور دورہ ہوگا اور ظلم وبرائیوں کا خاتمہ ہوگا۔

۸۔"عن ابی خالد الکابلی عن ابی جعفر (علیه السلام) قال: اذا قام قائمنا وضع یده علی رؤس العباد فجمع عقولهم و کمل به اخلاقهم" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ۳۳۶ حدیث۷۱)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو خدا بندوں کے سروں پر اس کا دست شفقت ورحمت ہوگا جس سے ان کی عقلیں جمع اور ان کے اخلاق کامل ہو جائیں گے۔

ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام زمانہ علیہ السلام کے دورِ حکومت میں لوگوں کی عقلیں مکمل ہوں گی بھرپور عدل وانصاف ہوگا، دشمنیاں اور کینے برطرف ہو جائیں گے، درندے اور مویشی صلح وآشتی سے رہیں گے۔

اگرچہ مزید روایات بھی ہمارے مطالب کی تائید کرتی ہیں لیکن ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

نویں بشارت (اشعیاء)

حضرت اشعیاء علیہ السلام کی کتاب میں ہی مذکور ہے:

"کون ہے جو کسی کو مشرق سے اٹھائے گا اور عدالت کو اس کا شعار قرار دے گا اقوام و ملل کو اس کا تابع اور بادشاہوں پر اسے مسلط کر دے گا اور انہیں غبار کی طرح اس کی شمشیر کے آگے اور پراگندہ گھاس کی طرح اس کی کمان کے آگے جھکا دے گا وہ ان کا تعاقب کرے گا اور ان راہوں پر سلامتی سے روانہ ہو گا جن پر اس سے پہلے قدم نہ رکھا ہو گا"۔

اس عبارت میں چند نکات قابل ملاحظہ ہیں۔

۱۔ وہ عادل ہے اور عدالت اس کا شعار ہے۔

۲۔ تمام سابقہ امتیں اس کے آگے سر تسلیم خم کریں گی اور ایک دین قائم ہو گا۔

۳۔ تمام بادشاہ اس کے زیر فرمان ہوں گے۔

ہم وہ تمام روایات بیان کر چکے ہیں جو ان نکات پر دلالت کرتی ہیں۔

2019

Scanned with CamScanner

دسویں بشارت (اشعیاء)

کتاب اشعیاء کی مزید پیشگوئی:

''پھر جو بھی یہودیہ میں ہوگا وہ پہاڑوں کی طرت بھاگے گا اور جو گھر کی چھت پر ہوگا وہ کوئی چیز اٹھانے کے لئے چھت سے نہیں اترے گا۔ اور کوئی شخص بھی اپنا سامان اٹھانے کے لئے کھیتی کی طرف نہیں جائے گا (یہ سب اس وجہ سے ہوگا) کیونکہ اس وقت ایسی عظیم مصیبت ظاہر ہوگی کہ اس طرح کی ابتدائے عالم سے اب تک بڑی مصیبت ظاہر نہیں ہوئی اور نہ ہوگی''۔

عبارت کے اس حصے میں ان مصائب اور مشکلات کی طرف اشارہ ہے جو آخری زمانے میں آئیں گی۔ ہم نے سابقہ ابحاث میں چند روایات ذکر کی ہیں یہاں پر بھی کچھ روایات بیان کرتے ہیں۔

۱۔"عن ابی عمیر عن ابن مشکان عن بشر الکناسی عن ابی خالد الکابلی قال: قال لی علی بن الحسین(علیه السلام): یا ابا خالد لتأتین فتن یقطع اللیل المظلم. لا ینجو الا من اخذ الله میثاقه اولٓئك مصابیح الهدیٰ و ینابیع العلم ینجیهم الله من کل فتنة مظلمة............الی آخر"

امام زین العابدین علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے فرمایا: اے ابو خالد ایک زمانہ ایسا آئے گا جب فتنے اور آزمائشیں رات کے تاریک حصوں کی طرح چھا جائیں گے ان آزمائشوں اور فتنوں سے فقط وہی بچ سکے گا جس سے خدا نے پیمان لے رکھا ہوگا اور وہی (بچ جانے والے) ہدایت کے چراغ اور علم کے چشمے ہوں گے جنہیں خداوند عالم ہر فتنے اور تاریکی سے نجات دے گا............تا آخر حدیث۔

مخفی نہ رہے کہ ان مضامین پر مشتمل بے شمار روایات موجود ہیں تفصیل کے لئے متعلق کتب سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

2019

Scanned with CamScanner

گیارہویں بشارت (دانیال)

دانیال علیہ السلام نبی پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں اس طرح آیا ہے:

''اس وقت بزرگ میکائیل سردار، جو تمہاری قوم کے بیٹوں کی طرف سے قائم ہے کھڑا ہوگا۔ اور ایک نہایت کٹھن زمانہ واقع ہوگا کہ اب تک ایسا واقعہ وقوع نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا، اس زمانے میں تیری قوم سے فقط وہی نجات پا سکے گا جس کے بارے میں کتاب میں مکتوب ہوگا۔ اور زمین میں بہت سے سوئے ہوئے (مردے) بیدار ہو جائیں گے جن میں بعض تو حیاتِ ابدی و سعادت ابدی اور بعض شرمندگی، خواری اور حقارت کے لئے، اور دانشمند ایک پھیلے ہوئے نور کی طرح بہت سوں کی ہدایت اور راہنمائی کریں گے اور ستاروں کی مانند ہمیشہ درخشاں رہیں گے۔

لیکن تو، اے دانیال! کلمات کو مخفی رکھو اور کتاب کو انجام کار کے زمانے تک مہر لگا کر رکھو جب تک گردش زیادہ ہو اور علم زیادہ ہو جائے۔

اس وقت میں (دانیال) نے غور سے دیکھا تو دو شخص ہیں ایک نہر کے اس طرف ہے اور دوسرے نے سوتی کپڑے پہن رکھے ہیں اور پانی پر کھڑا ہے۔ (کسی نے) پوچھا کہ یہ عجیب کام چند سال تک کئے جائیں گے؟

سوتی لباس میں ملبوس اس شخص نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیۓ اور حیّ ابدی کی قسم کھا کر کہا کہ ایک زمانہ، کچھ زمانوں اور آدھے زمانوں تک طولانی ہوگا۔ اور ایک مقدس قوم کی قوت کی پراگندگی (یعنی اقتدار سے اس کی محرومی کی مدت) ختم ہونے کے بعد یہ حوادث انجام پائیں گے۔ میں نے یہ باتیں سنیں لیکن انہیں سمجھا نہیں اور عرض کی کہ اے میرے آقا! آخر یہ حوادث کس طرح وقوع پذیر ہوں گے؟

انہوں نے جواب دیا: دانیال! اپنا راستہ پکڑو، کیونکہ یہ کلمات آخری زمانے تک مخفی وحتمی رہیں گے اور پاک وسفید رکھے جائیں گے تاکہ شریر و بدکردار افراد ان کے ساتھ کوئی برائی نہ کرسکیں بنابریں کوئی بدکردار انہیں درک نہ کرسکے گا۔

لیکن دانشمند انہیں سمجھ لیں گے البتہ تم اپنے راستے کے انجام کی فکر کرو کیونکہ تم نہایت آسائش کی زندگی گزارتے ہوئے وہاں ان دنوں اپنے منصب پر فائز رہو گے۔" (کتاب دانیال پیغمبر: ف ۱۲، آیات ۱ تا ۱۳)

اس بشارت میں قابل وضاحت نکتہ یہ ہے:

بزرگ میکائیلی سردار

انجیل یوحنا کے مطابق میکائیلی بزرگ سے مراد فرشتوں کا سردار ہے لیکن

Scanned with CamScanner

کتاب یہودا میں مورد بشارت تنہا وہ شخص ہے جو مشکل کے وقت بشریت کو نجات دینے والا ہے۔

واضح ہو کہ اس بشارت میں (بزرگ میکائیلی سردار) سے مراد فقط وہی فرد ہوسکتا ہے جو مشکل وقت میں بشریت کو نجات بخشے گا کیونکہ عبارت کا یہ جملہ "جو تمہاری قوم کے بیٹوں کی طرف سے قائم ہے" اس مطلب پر قرینہ ہے اس بشارت میں بشریت کے اس نجات دہندہ کی مندرجہ ذیل علامات بتائی گئی ہیں۔

ا۔ جب وہ آئے گا تو اس وقت اتنی تنگی و غربت کا زمانہ ہوگا کہ اب تک ایسا وقت نہ آیا ہوگا اور (اس سختی سے) نجات پانے والے (یعنی جن کا دین ان حالات میں بھی سلامت ہوگا) فقط وہ مومنین ہوں گے جن کے نام لکھ جا چکے ہوں گے (یعنی ان کا امتحان ہو چکا ہوگا)۔

مکتوب سے مراد منتخب شدہ افراد یا لوح محفوظ میں مکتوب افراد ہیں۔

۲۔ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت اور سعادت ابدی کے حصول کی خاطر بعض مومنین کا زندہ ہونا، اسی طرح کچھ کفار و دشمنان دین کا دوبارہ زندہ ہونا تا کہ ان سے انتقام لیا جاسکے اور وہ ابدی ذلت و حقارت سے دوچار ہوں۔

۳۔ ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کا زمانہ معین نہیں بلکہ یہ کلمات مخفی رکھے گئے ہیں۔

۴۔ اکثر مومنین (انتظار کے طولانی) راستے میں (تھک ہار کر پیچھے) رہ جائیں گے۔ برے لوگ یقین نہیں کریں گے۔

Scanned with CamScanner

مخفی نہ رہے کہ پہلے اور چوتھے نکتے میں مشترکہ بات یہ ہے کہ فقط وہ لوگ جن کے نام لکھے جاچکے ہیں، نجات پائیں گے اور چوتھے نکتے میں ہے کہ بعض مومنین رستے میں ہی پیچھے رہ جائیں گے۔

دسویں بشارت میں پیش کی گئی روایت اس مطلب پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے لہٰذا مزید روایات پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

ہماری روایات میں بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے مخفی ہونے اور یہ کہ کس زمانے میں آپ علیہ السلام قیام فرمائیں گے؟ معلوم نہیں بلکہ اس بارے میں بحث و جستجو اور وقت کا تخمینہ (اندازہ) لگانے سے منع کیا گیا ہے۔ ہم بعض روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ "عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) قال: سالتہ عن القائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) فقال: کذب الوقاتون، انا اهل بیت لا نوقت، ثم قال: ابی اللہ الا ان یخالف وقت الموقتین" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ ۱۰۳ حدیث ۷)

ابوبصیر کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں پوچھا (کہ کب قیام فرمائیں گے)۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا: جو لوگ ظہور کے لئے وقت معین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ ہم اہل بیت علیہم السلام کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔ پھر فرمایا: خداوند عالم موقتین کی تعیین وقت ظہور کی مخالفت نہ کرنے کی پرواہ نہیں فرماتا۔

۱۔ "عن الفضل بن یسار عن ابی جعفر (علیہ

السلام) قال : قلت له : ان لهٰذا الامر وقتاً؟

فقال(علیه السلام): کذب الوقاتون، ان موسیٰ (علیه السلام) لما خرج وافداً الی ربه واعدهم ثلاثین یوماً، فلما زاده الله تعالی علی الثلاثین عشراً قال له : قومه : قد اخلفنا موسیٰ فصنعو ما صنعوا [قال] فاذا حدثناکم بحدیثفجاء علی ما حدثناکم به فقولوا : صدق الله، و اذا حدثناکم بحدیث فجاء علی خلاف ما حدثناکم به فقولوا: صدق الله توجروا مرتین"(بحار الانوار جلد۵۲ صفحہ۱۱۸ حدیث۴۴، کافی جلد۱ صفحہ۲۹۶)

فضل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا اس امر (قیام امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے کوئی وقت بھی مقرر ہو چکا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: جو لوگ وقت متعین کرتے ہیں جھوٹے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنے رب کی وعدہ گاہ کی طرف جا رہے تھے تو انہوں نے اپنی قوم سے تیس دن کا وعدہ کیا تھا پھر جب خداوند عالم نے ان پر دس دنوں کا اضافہ کیا تو قوم موسیٰ کہنے لگی: موسیٰ علیہ السلام نے ہم سے وعدہ خلافی کی ہے پھر انہوں نے اپنی مرضی شروع کر دی (یعنی دین سے منحرف ہو گئے) پھر امام علیہ السلام نے فرمایا: جب ہم تمہیں کوئی چیز بتائیں اور وہ امر بالکل اسی طرح واقع بھی ہو جائے تو تم کہا کرو "صدق اللہ"

(اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا) (اس طرح تم) دوبارا اجر پاؤ گے۔

اس روایت کی طرح دیگر اکثر احادیث میں بھی صراحت کے ساتھ توقیت ظہور (ظہور کے وقت کا معین کرنے) سے نہی کی گئی ہے۔

۳۔"صفوان بن یحییٰ قال: قال ابوالحسن الرضا (علیه السلام): والله ما یکون ما تمدّون اینکم الیه حتی تمحصوا و تمیزوا، و حتی لا یبقی منکم الا الاندر فالاندر" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۱۱۳ حدیث۲۰)

صفوان بن یحییٰ کہتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: تم اس وقت تک ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کو درک نہیں کر سکتے جب تک تم متفرق اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ اور نکھر نہ آؤ، صرف قلیل لوگ ہی تم میں سے باقی رہ جائیں گے۔

۳۔"عن ابی بصیر قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی (علیه السلام) یقول: والله لتمیزن و (الله) لتمحصن و الله لغربلن کما یغربل الزوان من القمح" (بحار الانوار جلد۵۲ صفحه ۱۱۴ حدیث۲۲)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قسم بخدا تم لوگ ضرور ایک دوسرے سے جدا ہو جاؤ گے اور قسم بخدا ضرور بالضرور تم لوگ پاک و منزہ ہو جاؤ گے (نکھر آؤ گے) اور قسم بخدا تم لوگ بالضرور اس طرح چھانٹی کئے جاؤ گے جس طرح گندم کو کھلیان میں جڑی بوٹیوں اور گانٹوں سے پاک و

2019.12

Scanned with CamScanner

صاف کیا جاتا ہے۔

مذکورہ دونوں روایتیں اور دیگر روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مومنین کی چھانٹی کی جائے گی۔ رہی بات غیر مومنین کی تو اس امر (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور) کا یقین ہی نہیں بلکہ وہ انکار کرتے ہیں، چنانچہ سابقہ ابحاث میں واضح ہوا، اگر یہ قابل اصلاح ہوئے اور انہوں نے توبہ کر لی تو سعادت سے ہمکنار ہو جائیں گے ورنہ ولایت و امامت کے قوی اور طاقتور ہاتھوں اور ولایت کے وفا شعار ساتھیوں کے قہر و غضب سے ہرگز بچ نہیں سکیں گے اور نابود ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

بارہویں بشارت (انجیل یوحنا)

انجیل یوحنالاہوتی میں ہے کہ:

''آسمان پر ایک عظیم علامت پیدا ہوئی ایک مستور جن کے سر پر بارہ ستاروں والا تاج تھا اوران کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہورہی تھی اور وہ دردزہ میں مبتلا تھیں۔ پھر آسمان میں ایک اور علامت پیدا ہوئی کہ ناگاہ ایک بڑا آتشی اژدھا نمودار ہوا جس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سر پر سات افسر تھے اس نے اپنی دم سے آسمان کے ایک تہائی ستاروں کو جھاڑو لگا کر زمین پر پھینک رہا تھا۔ یہ اژدھا اس خاتون کے پاس آگیا جس کے ہاں بچہ پیدا ہو رہا تھا۔ اور منتظر رہا کہ بچہ پیدا ہو تو اسے کھا جائے۔

بالآخر ایک لڑکے کی ولادت ہوئی جو اپنے آہنی عصا سے روئے زمین کے تمام طوائف پر حکومت کرے گا

اس بچے کو اٹھا کر خدا اور اس کے تخت کے پاس لے گئے کہ وہ سانپ کی نگاہ سے ایک زمانہ، دوزمانے اور نصف زمانہ غائب رہے۔''

سابقہ بشارتوں میں پیش کئے گئے مطالب کے علاوہ اس بشارت میں ایسے مطالب بھی بیان کئے گئے ہیں جو اگرچہ ہماری بحث سے زیادہ مربوط نہیں لیکن ان کا

ذکر پھر بھی فائدے ولطف سے خالی نہیں۔

ا۔ سانپ (اژدہا) سے مراد غاصب وظالم حکمران اور شیاطین انس وجن ہیں۔ ”اس سانپ نے ایک تہائی ستاروں کو زمین پر پھینکا“ اس جملے سے ظاہراً حضرت محسن کی شہادت کی طرف اشارہ ہے جو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی پہلی قربانی تھے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے تمام آئمہ علیہم السلام حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے بلافصل فرزند تھے اور سبھی آسمان ولایت کے درخشاں ستارے تھے۔ لہٰذا چھ ماہ کے حضرت محسن کی شہادت سے ایک ثلث ستارے کم ہوگئے۔

۲۔ ”اس عورت کے سر پر ایک تاج تھا جس میں بارہ ستارے جڑے ہوئے تھے“ یہ مطلب بھی محترم قارئین کے لئے واضح ہونے ساتھ ساتھ مذہب اسلام کی حقانیت کی دلیل بھی ہے باوجودیکہ آج کل کی انجیل وہ واقعی انجیل نہیں رہی (بلکہ اس میں تحریفات کی گئی ہیں) ورنہ اس میں اختلاف نہ ہوتا۔

بہرحال مذکورہ عبارت میں ہمارے موضوع بحث سے متعلق مندرجہ ذیل نکات موجود ہیں:

ا۔ یہ مولود ولادت کے بعد آسمانوں کی طرف لے جایا جائے گا (البتہ خدا اور اس کے تخت کا استعمال درست نہیں)

۲۔ اس کی حکومت عالمی ہوگی۔

۳۔ مدتِ غیبت مشخص نہیں ہوگی جسے ایک زمانہ دوزمانے اور آدھا زمانہ کہہ کر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ حضرت دانیال کی بشارت میں بھی یہ تعبیر استعمال ہوئی ہے۔

۴۔اس کی ولادت مخفی ہوگی کیونکہ دشمنوں کا ارادہ تھا کہ آپ کو شہید کر دیا جائے۔اس باب میں واردروایات کو بیان کرتے ہیں البتہ جو مطالب سابقہ بشارتوں میں بیان کئے جاچکے ہیں ان کا تکرار نہیں کریں گے۔

۱۔''عن محمد بن ابراهیم الکوفی عن محمد بن عبدالله المطهری قال: قصدت حکیمة بنت محمد بعد مضی ابی محمد (علیه السلام) اشألها عن الحجة (علیه السلام) و ما اختلف فیه الناس من الحیرة الی فیها، فقالت لی: اجلس فجلست ثم قالت لی: یا محمد ان الله تبارك و تعالی لا یخلی الارض من حجة ناطقة او صامتة (هذه الروایة طویلة الی ان قالت)

فصاح ابو محمد الحسن(علیه السلام):یا عمة تناولیه فهاتیه فتناولته و اتیت به نحوه فلما مثلت بین ابیه و هو علی یدی، سلم فتناوله الحسن(علیه السلام) و الطیر ترقرف علی رأسه،

فصاح بطیر منها فقال له: احمله و احفظه و رده الینا فی کل اربعینیوما، فتناوله و طار به فی جو السماء و اتبعه سایر الطیر، فسمعت ابا محمد یقول: استودعك الذی استودعته ام موسیٰ فبکت نرجس فقال(علیه السلام) لها:

اسکتی فان الرضاع محرم علیه الا من ثدیك و سیعاد الیك کما رد موسیٰ الی امه (الی ان قال) قالت حکیمة: فقلت ما هذا الطائر؟ قال (علیه السلام): هٰذا روح القدس الموکل بالائمة (علیهم السلام) یوفقهم و یسددهم و یرهم بالعلم"۔ (بحار الانوار جلد۵۱ صفحہ۱۱ حدیث۴)

محمد بن عبداللہ مطہری کہتے ہیں کہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد جناب حکیمہ خاتون دختر امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے حجت خدا کے بارے میں سوال کروں جن کے بارے میں لوگوں میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے اور لوگ حیرت و سرگردانی کے عالم میں تھے۔ جناب حکیمہ خاتون نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھا تو فرمایا: اے محمد! خداوند تبارک وتعالیٰ زمین کو اپنی ناطق یا صامت حجت سے خالی نہیں چھوڑتا (یہ حدیث طولانی ہے ہم صرف متعلقہ حصہ بیان کرتے ہیں..... یہاں تک فرمایا) "پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے آواز دی، اے پھوپھی جان! میرے بیٹے کو میرے پاس لائیں۔ میں نے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو اٹھایا اور انہیں ان کے والد بزرگوار کی خدمت میں لے گئی ابھی امام علیہ السلام نے انہیں ہاتھوں پر نہیں لیا تھا کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف نے انہیں سلام کیا، پھر امام علیہ السلام نے انہیں اٹھایا اس کچھ پرندے بچے کے سر پر پرواز کر رہے تھے، امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان میں سے ایک کو آواز دی اور فرمایا: اسے اٹھا لو اور اس کی حفاظت کرو اور چالیس

دنوں میں ایک روز ہمارے پاس لے آیا کرو۔ پرندے نے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو اٹھایا اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا باقی پرندے بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔

پھر میں نے سنا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام فرمارہے تھے میں نے تمہیں امانت کے طور پر اس ہستی کے سپرد کر دیا کہ مادر موسیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو جس کے سپرد کیا تھا، حضرت نرجس علیہا السلام رونے لگیں تو امام علیہ السلام نے ان سے فرمایا: چپ ہو جاؤ، تمہارے سوا کسی دوسری عورت کے پستان سے دودھ پینا اس پر حرام ہے (لہذا) جلدی تمہارے پاس پلٹایا جائے گا جس طرح حضرت موسیٰ کو (دودھ پلانے کے لئے) ان کی ماں کی طرف پلٹایا گیا..................

حکیمہ کہتی ہیں: پھر میں نے پوچھا: یہ پرندہ کون تھا؟

فرمایا: وہ روح القدس تھا جو (ہم) ائمہ علیہم السلام پر موکل ہے یہ انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے ہماری رہنمائی کرتا ہے اور بچپن میں ہماری علمی تربیت پر مامور ہے"۔

۲۔"الحسن بن علی النیشا بوری عن الحسن بن المنذر عن حمزة بن ابی الفتح قال : جائنی یوما فقال لی : اُلبشارة! ولد البارحة فی الدار مولود لابی محمد(علیه السلام) و امر بکتمانه قلت : و ما اسمه قال سمی بمحمد و

كنى بجعفر "(بحار الانوار جلد۵۱ صفحه۱۵ حدیث۱۸)

حسن بن منذر کہتے ہیں کہ ایک روز حمزہ بن ابی الفتح میرے پاس آیا اور کہنے لگا: خوشخبری ہو، گذشتہ رات ابومحمد امام حسن عسکری علیہ السلام کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا ہے۔ اور امام نے اس کو مخفی رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟

کہنے لگا: اس کا نام محمد اور کنیت جعفر ہے۔

۳۔"عن محمد بن ابراهيم عن حكيمة بمثل الحديث الاول الا انه قال: قالت: بعث الىّ ابو محمد(عليه السلام) ليلة النصف من شهر رمضان سنة خمسين و مأتين قالت: و قلت له: يا بن رسول الله(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)من امه؟ قال: (عليه السلام) نرجس. قالت: فلما كان فى اليوم الثالث اشتد شوقى الى ولىّ الله، فأتيتهم عائدة فبدأت بالحجرة التى فيها الجارية (الى ان قالت) و نادانى ابو محمد(عليه السلام): يا عمتى هلمى فتاى الىّ فتناوله و قال (عليه السلام) انطق (وذكر الحديث) قالت ثم تناوله منه و هو يقول: يا بنى استودعك الذى أستودعته ام موسى كن ودعه الله و ستره و كنه و جواره و قال(عليه السلام): ردية الى امه يا عمّه، و اكتمى خبر هذا المولود علينا، ولا تخبرى به احدا

و ذکر .... حتی یبلغ الکتاب اجله فأتیت امه ودّعتهم

الحدیث الی آخره" (بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۱۹ حدیث ۲۶)

محمد بن ابراہیم جناب حکیمہ خاتون سے سابقہ روایت کی مثل نقل کرتے ہیں البتہ اس روایت میں محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ جناب حکیمہ نے کہا: پندرہ رمضان (شعبان) ۲۵۵ھ کی رات ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے بلا بھیجا۔ میں نے امام سے پوچھا اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مولود کی ماں کون ہیں؟ فرمایا: نرجس۔

حکیمہ کہتی ہیں کہ تیسرے دن ولی خدا کی زیارت کا شوق مجھے دوبارہ ان کے پاس لے گیا میں جناب نرجس خاتون کے حجرے میں داخل ہوئی.......... پھر امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: پھوپھی جان! میرے بیٹے کو میرے پاس لائیں، میں نے بیٹا انہیں لا کر دیا تو فرمایا: اے میرے بیٹے بات کرو...... (پھر حدیث بیان کی)

اس کے بعد حکیمہ کہتی ہیں: میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے لیا، اس وقت آپ فرما رہے تھے اے میرے بیٹے! میں تمہیں اس ذات کی امان میں دیا جس کی امان میں مادر موسیٰ نے موسی علیہ السلام کو دیا تھا۔ پس خدا کی پناہ، اس کے پردے اس کے سایہ رحمت، اس کے جوار میں رہو، پھر فرمایا: پھوپھی جان! اسے اس کی ماں کے پاس لے جاؤ اور اس مولود کی خبر کو مخفی رکھو اور کسی شخص سے اس

کے بارے میں کچھ نہ کہنا، یہاں تک کہ معینہ مدت آجائے۔

حکیمہ خاتون فرماتی ہیں پھر میں مولود کو اس کی ماں کے پاس لے گئی اور ان سے رخصت طلب کر کے واپس (گھر) آگئی..........(تا آخر حدیث)۔

یہ دو روایتیں ولادت امام علیہ السلام کے مخفی ہونے پر دلالت کرتی ہیں ورنہ چھپانے اور مخفی رکھنے کا حکم لغو اور بے کار ثابت ہوگا۔ چنانچہ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو صورتحال واضح ہو جاتی ہے کہ چھپانے اور مخفی رکھنے کی وجہ صرف تقیہ تھا۔ کیونکہ ظالم حکمران اور دیگر دشمن امام علیہ السلام کے قتل کا ارادہ رکھتے تھے۔ چنانچہ غیبت کی علت اور سبب پر دلالت کرنے والی روایات اسی نکتے کو بیان کرتی ہیں۔ لیکن اختصار کے پیش نظر ہم صرف ایک روایت کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔

زرارہ کہتے ہیں کہ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جوان (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کو ظہور سے پہلے غیبت میں رہنا ہوگا۔

میں نے پوچھا: کیوں؟

فرمایا: ڈر کی وجہ سے (پھر امام علیہ السلام نے اپنے شکم مبارک کی طرف اشارہ فرمایا) زرارہ کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام کے اشارے سے مراد قتل تھی۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۹۱ حدیث ۵)

Scanned with CamScanner

تیرھویں بشارت (انجیل متی)

انجیل متی میں مرقوم ہے:

''پس اگر کوئی کہے کہ اب مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو باور نہ کرنا کیونکہ جھوٹے مسیحی اور کاذب اٹھیں گے اور آیات اور عظیم علامات کو اس طرح ظاہر کریں گے کہ منتخب شدہ اور برگزیدہ افراد کا اغوا ہو جانا (دھوکہ کھانا) بھی ممکن ہوگا ابھی میں تمہیں پہلے سے خبردار کر رہا ہوں۔

پس جب بھی کہیں کہ وہ صحرا میں ہے تو باہر نہ جانا یا اگر کہا جائے کہ خلوت میں ہے تو باور نہ کرنا، کیونکہ وہ مشرق سے بجلی کی طرح برآمد ہو گا اور مغرب تک ظاہر ہو جائے گا انسان کے فرزند کی آمد اس طرح ہو گی۔ (علاوہ ازیں) جہاں بھی مردار ہوگا گدھ وہاں اکٹھے ہو جائیں گے، رحمتوں کے بعد ان میں فی الفور آفتاب تاریک ہو جائے گا چاند اپنی روشنی کھو بیٹھے گا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمانی قوتیں متزلزل ہو جائیں گی۔ اس وقت انسان کے فرزند کی علامات آسمان پر ظاہر ہوں گی۔

اس وقت سب گروہ مل کر سینے پر ہاتھ ماریں گے اور دیکھیں گے کہ فرزند انسان بادلوں پر سوار قدرت وجلال کے ساتھ آ رہا ہے۔ وہ

اپنے فرشتوں کو بھیجے گا جو ناقوس بجا کر چاروں اطراف سے منتخب شدہ افراد کو جمع کریں گے۔

سوائے باپ کے اور میرے کوئی بھی، حتی کہ ملائکہ بھی اس دن اور گھڑی سے مطلع نہیں، پس بیدار رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارا خداوند کس گھڑی وارد ہو جائے۔

پھر اسی فصل میں کہتا ہے: اس زمانے میں بہت سے بھٹکے ہوئے ایک دوسرے کو زیر کریں گے اور ایک دوسرے سے نفرت کریں گے، کتنے ہی جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے جو بہت سوں کو گمراہ کریں گے۔ گناہ زیادہ ہوگا جس کی وجہ سے بہت سوں کی محبت سرد ہو جائے گی"۔

مذکورہ عبارت میں بیان کئے گئے مطالب کی وضاحت ضروری ہے اور ان سے مندرجہ ذیل امور سمجھ میں آتے ہیں:

ا۔ یہ کہا گیا ہے کہ مسیح دوبارہ آئے گا۔

۲۔ مسیح کے آنے سے پہلے پیغمبری کے جھوٹے دعویدار اٹھیں گے اور ایسے مسائل اٹھائیں گے جو لوگوں کو دھوکا دے کر گمراہ کرنے کا باعث بنیں گے۔ ایسے حالات میں صرف برگزیدہ لوگ ہی بچ سکیں گے۔

۳۔ "انسان کا فرزند آئے گا" یہاں پر فرزند سے مراد حضرت عیسی علیہ السلام خود حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی کہتا ہے کہ فقط "میں اور باپ" جانتے ہیں کہ اس کی آمد کا وقت کیا ہے؟ مخفی نہ رہے کہ اس عبارت میں خداوند عالم جل اسمہ کی جگہ "باپ" کا کلمہ

استعمال ہوا ہے جو غلط ہے اور بائبل میں تحریف کرنے والوں کا شاخسانہ ہے۔ جو خود ایک مستقل بحث ہے۔ بہر حال کہتا ہے کہ فرزند انسان آئے گا۔

۴۔ اس کی آمد کے وقت یعنی اس کے ظہور اور قیام کے وقت کو خدا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

۵۔ سب گروہ مل کر سینے پر ہاتھ ماریں گے (سینہ زنی کی یہ تعبیر ایک واحد کے لئے کنایہ کے طور پر استعمال ہوئی ہے یعنی سب متحد ہو جائیں)۔

۶۔ فرزند انسان (مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف) بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے یعنی بادل ان کے تابع ہوں گے۔

۷۔ ملائکہ ان کے مددگار اور اطاعت گزار ہوں گے۔

۸۔ اپنے دوستوں کو اپنی طرف بلائے گا۔ تو تمام برگزیدہ دوست دنیا کے چاروں کونوں سے اس کی طرف لائے جائیں گے۔

۹۔ نبوت کے جھوٹے دعویداروں وغیرہ کے ذریعے کچھ لوگ راہ حق سے منحرف ہو جائیں گے۔

۱۰۔ گناہ زیادہ ہوں گے۔

۱۱۔ جو انہیں دیکھنے کا دعویٰ کرے اس کی بات پر یقین نہ کرنا۔

مذکورہ تمام مطالب پوری دنیا کے مسیحیوں پر اتمام حجت بھی ہیں اور دین اسلام مذہب تشیع کی حقانیت پر محکم دلیل بھی ہیں۔ کیونکہ موجود انجیل میں تقریباً وہی مطالب موجود ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت علیہم السلام سے منقول ہیں پس جس کا دل

نصیحت قبول کرنے والا ہے اسے بیدار ہو جانا چاہئے۔

بطور تبرک ہم بھی کچھ روایات ذکر کرتے ہیں البتہ یہ روایات ان موارد سے متعلق بھی ہیں جو گذشتہ بشارتوں میں بیان ہوئے ہیں۔ اور ہم نے ان پر بحث نہیں کی۔

۱۔"عن عامر بن وائلة عن امیر المؤمنین(علیه السلام) قال: قال رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عشر قبلا الساعة لا بد منها: السفیانی ولا دجال والدخان والابة و خروج القائم و طلوع اکشمس من مغربها و نزول عیسیٰ(علیه السلام) و خسف المشرق و خسف الجزیرة و نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر"۔(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۰۹، حدیث۴۸)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے دس چیزوں کا آنا ضروری ہے۔:

۱۔سفیانی ۲۔دجال

۳۔دھواں ۴۔دابۃ الارض

۵۔ظہور مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف ۶۔مغرب سے سورج کا طلوع ہونا

۷۔نزول عیسیٰ علیہ السلام ۸۔مشرق میں لوگوں کا زمین میں دھنس جانا

۹۔جزیرہ نمائے عرب میں زمین کا دھنس جانا

۱۰۔عدن سے ایک آگ کا اٹھنا جو لوگوں کو محشر کی طرف لے جائے گی۔

Scanned with CamScanner

اسی طرح کچھ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی بیعت کریں گے۔ اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

۲۔"عن عبداللہ بن عمر قال: قال رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): لا تقوم الساعة حتی یخرج نحو من ستین کذابا کلھم یقولون انا نبی" (بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۰۹، حدیث۳۶)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک ساٹھ افراد نبوت کا جھوٹا دعویٰ نہیں کریں گے۔

چنانچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک مسلیمہ کذاب، محمد علی باب، بہاء الدین (اور مرزا غلام احمد قادیانی) جیسے کئی افراد دعویٰ نبوت کر چکے ہیں۔

۳۔"عن ابی خدیجة قال: قال ابو عبداللہ (علیہ السلام) لا یخرج القائم حتی یخرج اثنی عشر من بنی ھاشم کلھم یدعو الی نفسہ"۔ (بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۰۹، حدیث۴۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم کے ظہور سے پہلے بنی ہاشم کے بارہ افراد خروج کریں گے اور لوگوں کو اپنی پیروی کی دعوت دیں گے۔

تیسرے چوتھے اور پانچویں نکتے کے بارے میں بحث ہو چکی ہے۔

۴۔"عن سودة عن ابی جعفر (علیہ السلام) قال:

اما ان ذا القرنین قد خیر السحابین، فاقلختار الذلول، و ذخر لصاحبکم الصعب، قال : قلت : و ما الصعب؟

قال : ما کان من سحاب فیه رعد صاعقة او برق فصاحبکم یرکبه اما انه سیرکب السحاب، و یرقی فی الاسباب اسباب السماوات السبع و الارضین السبع، خمس عوامر و اثنتان خرابان" (بحار الانوار جلد ۵۲، صفحه ۳۲۱، حدیث ۲۷)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ دو بادلوں میں سے ایک کا انتخاب کریں تو انہوں نے نرم و آرام دہ بادل کا انتخاب کیا چنانچہ سخت بادل کو تمہارے صاحب کے لئے ذخیرہ کرلیا گیا۔

راوی کہتا ہے میں نے سوال کیا: سخت بادل کیا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: جن بادلوں میں گھن گرج اور بجلی یا صاعقہ ہوتی ہے انہیں صعب (سخت) کہا جاتا ہے اور تمہارا صاحب عنقریب اس پر سوار ہوگا اور اسباب کی سیر کرے گا سات آسمانوں اور سات زمینوں کے اسباب کی جن میں سے پانچ زمینیں آباد ہیں جبکہ دو برباد ہو چکی ہیں۔

۵۔"عن سهل بن زیاد ابی یحییٰ قال : قال ابو عبداللہ (علیه السلام):

ان اللہ خیر ذا القرنین، السحابین الذلول و الصعب،

فاختار الذلول و هو ما ليس فيه برق و لا رعد، لو اختار

الصعب لم يكن له ذلك لانّ الله اذكره للقائم (عليه

السلام)" (بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۳۲۱، حدیث۲۷)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو اختیار دیا کہ خداوند عالم نے ذوالقرنین کو دو بادلوں ذلول اور صعب میں سے ایک کے چن لینے کا اختیار دیا تو انہوں نے ذلول (نرم) کا انتخاب کیا اگر وہ صعب (سخت) کا انتخاب کرتے تو ان کے بس میں نہ ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔

ان دو روایتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سخت ترین بادل امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے لئے مسخر ہیں اور آنجناب علیہ السلام کے لئے ہی مخصوص ہیں۔

٦۔"و بالاسناد يرفعه الى ابى بصير عن ابى جعفر (عليه السلام) فى حديث طويل الى ان قال ....

فيكون اول من يضرب على يده و يبايعه جبرئيل و مكائيل، و يقوم معهما رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) و امير المؤمنين (عليه السلام) فيدفعان اليه كتابا جديداً هو على العرب شديد، بخاتم رطب، فيقولون له : اعمل بما فيه، و يبايعه الثلاث مأتة و قليل من اهل مكة .

يبايعه الثلاث مأئة و قليل من اهل مكة .

Scanned with CamScanner

ثم يخرج من مكة حتى يكون فى مثل الحلقة .

قلت : وما خلقة؟

قال(عليه السلام : عشر آلاف رجل، جبرئيل عن يمينه، و ميكائل عن شماله ثم يهز الراية الجلية"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۳۰۷، حدیث۸۱)

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: سب سے پہلے جبرئیل و میکائیل حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ان کے ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علیہ السلام کھڑے ہوں گے اور ایک جدید کتاب انہیں دیں گے اور وہ کتاب عربوں پر بہت سخت ہوگی اور اس کی مہر تازہ ہوگی پھر ان سے کہیں گے جو کچھ اس کتاب میں ہے اس پر عمل کرو۔

اور ان کے ہاتھ پر اہل مکہ میں سے تین سو اور کچھ افراد بیعت کریں گے پھر حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف مکہ سے خارج ہوں گے یہاں تک کہ ایک حلقہ کی صورت میں آجائیں گے۔

راوی نے پوچھا: حلقہ کیا ہے؟

فرمایا: دس ہزار مرد جن کے دائیں طرف جبرائیل علیہ السلام اور بائیں طرف میکائیل علیہ السلام ہوں گے پھر یہ پرچم جلی کو نصب کردیں گے۔

۷۔"عن زيد بن وهب الجهنى، عن الحسن بن على بن ابى طالب عن ابيه صلوات الله عليهما قال : يبعث الله

رجلا فی آخر الزمان، و کلب من الدھر و جھل من الناس یؤیدہ اللہ بملائکتہ و یعصم انسارہ و ینصرہ بآیاتہ، و یظھرہ علی الارض"۔(بحار الانوار جلد ۵۲، صفحہ ۲۸۰، حدیث ۶)

امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم آخری زمانے میں ایک مرد کو مبعوث کرے گا ایسے وقت میں جب زمانہ ایک کتے کی مانند اور اس کے لوگ جاہل ہوں گے۔ خداوند عالم ملائکہ سے اس (مرد) کی تائید میں فرمائے گا اور اس کی اور اس کے اصحاب کی حفاظت فرمائے گا اور اپنی نشانیوں کے ذریعے اس کی مدد فرمائے گا۔ اور انہیں زمین پر ظاہر و غالب کرے گا۔

اس روایت میں اور اس باب کی دیگر روایات بالخصوص پہلی روایت میں ہم نے نقل کیا ہے کہ کچھ ملائکہ آپ (امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کے مددگار رہوں گے۔

۸۔"عن جابر قال: قال ابو جعفر (فی حدیث طویل الی ان قال) فیجمع اللہ علیہ اصحابہ ثلاث و ثلاثۃ عشر رجلا، و یجمعھم اللہ علی غیر میعاد، قزعا کقزع الخزیف وھی یا جابر الآیۃ التی ذکرھا اللہ فی کتابہ "اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا؟ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ

2019.12.1

قَدِيْرٌ"(سورہ بقرہ......۱۴۸)"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۳۹، حدیث۱۰۵،

تفسیر عیاشی جلد۱ صفحہ ۲۴۴،۲۴۵)

امام باقر علیہ السلام نے (ایک طولانی حدیث میں) فرمایا: پس خداوند عالم اس کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع کرے گا۔ اور وہ قیامت کے علاوہ (اس سے پہلے) جمع ہوں گے جس طرح خزاں کے پراگندہ بادل جمع ہوتے ہیں اور اے جابر یہ اسی آیہ مبارکہ کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہوگے خدا تم سب کو لے آئے گا۔ بے شک خدا ہر چیز پر قادر و توانا ہے۔

۹۔"عن محمد بن حنفیه عن ابیه امیر المؤمنین (علیه السلام) قال: قال رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم):

المهدی منا اهل البیت، یصلح الله له امره فی لیلة فی روایة أخری یصلحه الله فی لیلة"(بحار الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۸۰، حدیث۶)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) جو ہم اہل بیت سے ہیں ان کا امر خدا ایک رات میں درست کر دے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ خدا ایک رات میں اسے (یعنی اس کے امر کی) اصلاح کر دے گا۔

۱۰۔"عن عبدالعظیم الحسینی قال: قلت لمحمد بن علی موسی (علیه السلام) انی لأرجوا ان یکون القائم

(علیه السلام) من اهل بیت محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یملأ الارض
قسطا و عدلا کماملئت ظلما و جورا .
قال(علیه السلام): یا ابا القاسم ما منا الا قائم
بامر الله عز و جل و هاد الی دینه، (الی ان قال) و هو الذی
تطوی له الارض، و یذل له کل صعب یجتمع الیه اصحابه
عدّة اهل بدر، ثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا من اقاصی
الارض و ذلك قول الله عزّ و جل ''اینما تکونوا یأت بکم
الله جمیعا ان الله علی کل شئ قدیر'' (الحدیث)''۔(بحار
الانوار جلد۵۲، صفحہ۲۸۳، حدیث۱۰کافی)

حضرت عبدالعظیم حسنی فرماتے ہیں کہ میں امام جواد (امام محمد تقی علیہ السلام) کی خدمت میں عرض کیا: بے شک میں توقع رکھتا تھا کہ اہل بیت محمد علیہم السلام سے آپ قائم ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے پر ہو چکی ہوگی؟

امام نے فرمایا: اے ابوالقاسم (حضرت عبدالعظیم کی کنیت) ہم اہل بیت علیہم السلام میں سے ایک قائم ہے۔ہم قائم بہ امر خدا اور اس کے دین کی طرف (لوگوں کی) ہدایت کرنے والے ہیں ...... یہاں تک کہ فرمایا:...... اور ان (امام قائم عجل اللہ فرجہ الشریف) کے لئے زمین سمٹ جائے گی (جسے اصطلاح میں طی الارض کہتے ہیں) اور ہر مشکل چیز ان پر آسان ہو

گی اور ان کے تین سو تیرہ اصحاب پر اصحاب بدر کی تعداد میں ہوں گے، ان کی طرف، اطراف و اکناف عالم سے جمع ہوں گے اور اسی چیز کی طرف آیہ مبارکہ اشارہ کرتی ہے: تم جہاں بھی ہو گے خداوند عالم تم سب کو لائے گا بے شک خدا قادر و توانا ہے............ تا آخر حدیث۔

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب ایک رات میں یا ایک ہی دفعہ اطراف عالم سے امام کے حضور جمع ہو جائیں گے ایسی بعض روایات میں عجیب نکات بھی موجود ہیں، تفصیلات کے لئے مفصل کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

۱۰۔ "عن ابی بصیر عن ابی عبداللہ (علیہ السلام) انہ قال(علیہ السلام): لو خرج القائم(علیہ السلام) لقد انکر الناس، یرجع الیہم شابا موفق فلایلبث علیہ الا کل مؤمن أخذ اللہ میثاقہ فی الذر الاول."۔ (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۸۷، حدیث ۲۳)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف خروج کریں۔ تو لوگ ان کا انکار کر دیں گے وہ لوگوں میں پلٹ کر ایک جوان کی صورت میں گے جو نہایت رشید، معتدل خلق اور متوافق الاعضاء ہوں گے۔ لوگ فوراً ان کے مخالف ہو جائیں گے اور ان کی مخالفت سے فقط وہ مومن محفوظ رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد لیا ہوا ہے۔

Scanned with CamScanner

اور اسی بات کی طرف یہ بشارت بھی اشارہ کر رہی ہے کہ آپ پر فقط وہی لوگ ایمان لائیں گے جن کے نام مکتوب ہیں۔

۱۱۔"عن ابن صدقه عن جعفر (عليه السلام) عن ابيه (عليه السلام)، ان النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال: كيف بكم اذا فسد نساؤكم، و فسق شبابكم، و لم تأمروا بالمعروف و كلم تنهوا عن المنكر.

و قيل له: و يكون ذلك يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

قال (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): نعم و شر من ذلك كيف بكم اذا أمر بالمنكر، و نهيتم عن لمعروف.

قيل: يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) و يكون ذلك؟

قال (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): نعم و شر من ذلك كيف بكم اذا رأيتم المعروف منكرا، و المنكر معروفا" (بحار الانوار جلد ۵۲ صفحه ۱۸۱ حديث۲)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں تم پر کیا گزرے گی جب تمہاری عورتیں بکار (بانجھ) اور تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں؟

تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو گے۔

عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا ہوگا؟

2019.1

Scanned with CamScanner

بھی بدتر۔

فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے

تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں نیکی، برائی نظر آئے گی اور برائی کو نیکی کے روپ میں دیکھو گے؟

بحار انوار اور دیگر کتب میں علامات ظہور کے باب میں بہت روایات موجود ہیں جن کے مطالب مختصراً اشارہ کرتے ہیں۔

اس زمانے میں علماء کم ہوں گے۔ اور قاری (قرآن) چلے جائیں گے، زکوٰۃ دینے والے زکوٰۃ نہیں دیں گے برائیاں برملا ہوں گی مساجد کی صدائیں بلند ہوں گی لیکن سب لوگوں نے دنیا کو سر پر اٹھا رکھا ہوگا اور علم کو زیر پا کیا ہوگا۔ جھوٹ بولنا ایک فیشن بن جائے گا اور غیبت، محافل ومجالس کی زینت قرار پائے گی، حرام مال غنیمت شمار ہوگا، بڑوں کا احترام ختم ہو جائے گا۔

تفصیلات کے لئے مفصل کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

۱۲۔"حدثنی ابو محمد الحسن بن احمد المکتب قال: کنت بمدینة السلام فی السنة التی توفّی فیها الشیخ ابو الحسن علی بن محمد السمری (قدس سره) فحضرته قبل وفاته بایام فأخرج الی الناس توقیعا نسخته.

بسم الله الرحمٰن الرحیم

یا علی بن محمد السمری اعظم الله اجر اخوانك

فیك :

فانك میت ما بینك و بین ستة ایام فاجمع امرك و لا توص الی احد فیقوم مقامك بعد وفاتك، فقد وقعت الغیبة التامة فلا ظهور الا بعد اذن الله تعالی ذکره، و ذلك بعد طول الامد و قسوة القلب و امتلاء الارض جورا و سیأتی شیعتی من یدعی المشاهدة الا فمن ادعٰ المشاهدة قبل خروج السفیانی و الصیحة فهو کذاب مفتر، ولا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم"(بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۳۶۱، جلد۵)

حسن بن محمد معروف بہ مکتب کہتے ہیں کہ جس سال شیخ ابوالحسن علی بن محمد السمری (قدس سرہ) کی وفات ہوئی، میں مدینۃ السلام میں تھا اور ان کی وفات سے چند روز پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ایک توقیع (تحریر) مجھے دکھائی جو میں نے لکھ لی (وہ تحریر امام مہدی علیہ السلام کی طرف سے تھی اور اس کی عبارت یہ تھی):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے علی بن محمد سمری! خداوند عالم تمہارے (ایمانی) برادران کو تمہارے سوگ کا اجر عظیم عطا فرمائے پس تم اس دنیا سے جا رہے ہو اور تمہارے اور موت کے درمیان چھ روز کا فاصلہ ہے لہٰذا اپنے امور کو سمیٹ لو اور کسی کو اپنا جانشین نہ بناؤ کہ بتحقیق مکمل غیبت واقع ہو چکی ہے

اور خدا کے حکم کے بغیر ظہور نہیں ہو گا اور وہ وقت (ظہور کا) تب آئے گا جب مدتیں طولانی ہو جائیں گی اور دل شقاوت وقساوت سے لبریز ہو جائیں گے، اور زمین ظلم وستم سے پر ہو جائے گی ایک زمانہ آئے گا کہ میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ میرے مشاہدے کا دعویٰ کریں گے پس آگاہ رہنا کہ جو شخص بھی سفیانی کے ظہور اور صیحہ (آسمانی چیخ) سے پہلے یہ دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہو گا، و لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس بشارت میں بھی آیا ہے کہ جو شخص بھی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے دیدار کا دعویٰ کرے گا اس کی بات پر یقین نہ کرنا۔

حضرت امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی یہ تحریر بھی اسی نکتہ پر دلالت کرتی ہے۔

چودھویں بشارت (انجیل مرقس)

انجیل مرقس مسیحیوں کی چار قابل قبول انجیلوں میں سے ایک ہے۔

اس میں مذکور ہے:

”پس خبردار اور بیدار رہنا اور دعا کرتے رہنا کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ وہ وقت کب آئے گا بالکل اس شخص کی مانند جو عازم سفر ہو اپنا گھر چھوڑ کر اور اپنے ملازمین کو نگرانی کے لئے کہہ دے اور ہر ایک کے ذمے الگ الگ کام لگا دے اور چوکیدار کو بھی ہوشیار رہنے کی تاکید کردے۔

اس طرح بیدار و ہوشیار رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم گھر کا مالک کب واپس آ جائے شام کو آئے یا آدھی رات کو، مرغ کی اذان کے وقت یا صبح کو، ایسا نہ ہو کہ وہ آئے اور تمہیں سویا ہوا پائے۔ کیا تمہیں جو کہتا ہوں سب کو نہیں کہتا ہوں؟“

اس عبارت میں چند مطالب ہیں:

مطلب اول: صاحب ملک کا آنا یقینی ہے۔ (اس بشارت میں اسے گھر کا مالک قرار دیا گیا ہے)۔

مطلب دوم: اس کے منتظر رہنا، غافل نہ ہونا اور اس کے ظہور اور قیام کا انتظار کرنا۔

مطلب سوم: امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور خروج کا وقت معلوم نہ ہونا۔

اسی مطلب پر دلالت کرنے والی چند روایات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔"فی ذکر فتح المهدی(علیه السلام) القسطنطنية

عن ابی هريرة عن النبی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قال(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) : لايقوم الساعة حتی يملك رجل رهن اهل بيتي يفتح القسطنطنية و جبل الديلم و لو لم يبق الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتی يفتحها"۔ (كفاية الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب : باب ۲۰، بحار الانوار جلد ۵۱ صفحه ۹۷)

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے قسطنطنیہ کو فتح کرنے کے بیان میں ابو ہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک فرد قسطنطنیہ کا بادشاہ بنے گا اس طرح دیلم کے پہاڑوں کو بھی فتح کرے گا۔ اگر زمین کی عمر میں ایک دن باقی رہ گیا ہے تب بھی خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ امام ان شہروں کو فتح کر سکیں۔

۲۔"عن الحسين بن خالد عن الرضا(علیه السلام) عن ابائه، عن امير المؤمنين (علیه السلام) انه قال (علیه السلام) للحسين (علیه السلام) التاسع من ولدك يا حسين!

2019.12.10

Scanned with CamScanner

ہو القائم بالحق المظِر للذین الباسط للعدل ۔

قال الحسین(علیه السلام) : فقلت : یا امیر المؤمنین و ان ذلك لكائن؟

فقال(علیه السلام): ای و الذی بعث محمدًا بالنبوة و اصطفاہ علی جمیع البرئة و لكن بعد غیبة و حیرة لا تثبت فیها علی دینه الا المخلصون المباشرون لروح الیقین الذین أخذ الله میثاقهم بولایتنا و كتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم بروح منه"۔ (کافی، بحار الانوار جلد۵۱، صفحه ۱۱۰، حدیث۲)

حسین بن خالد نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے نقل فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام نے امام حسین علیہ السلام سے فرمایا: اے حسین (علیہ السلام) تیری نسل سے نواں فرزند ہی قائم برحق ہوگا اور دین کو ظہر کرنے والا اور عدل وانصاف کو رواج دینے والا ہو گا۔

امام حسین علیہ السلام نے پوچھا: آیا یہ واقعہ پیش آنے والا ہے؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! اس خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت پر مبعوث فرمایا اور انہیں تمام مخلوقات پر برتری دلائی۔ لیکن یہ امر ایک غیبت اور سرگردانی کے بعد ہوگا کہ اس غیبت اور حیرت میں کوئی بھی اپنے دین پر باقی نہیں رہ سکے گا۔ البتہ وہ مخلص افراد جو روحِ یقین کے

نزدیک ہیں اور خدا نے ان سے ولایت (قائم آلِ محمد علیہ السلام) کا پیمان لیا ہے اور ان کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا ہو اور اس نے اپنی روح کے ذریعے ان کی تائید فرمائی ہو، (ایسے مخلص افراد) باقی رہ جائیں گے۔

پہلی روایت اہل سنت کی طرف سے ہے جو امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی حتمی آمد پر دلالت کرتی ہے اور دوسری روایت شیعہ مکتب فکر کے طریق پر مروی ہے دونوں روایتیں صراحت کے ساتھ امام کے قیام وخروج پر دلالت کرتی ہیں جبکہ اس کے علاوہ دیگر کثیر روایات بھی اس بارے میں موجود ہیں۔

۳۔"عن الرضا (علیه السلام) عن آبائه (علیهم السلام) قال: قال رسول الله (صلی الله علیه وآله وسلم): افضل اعمال امتی انتظار الفرج لله عز و جل"۔ (بحار الانوار جلد۵۲، صفحه۱۲۲ حدیث۲)

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین علیہم السلام سے نقل فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا افضل ترین عمل، خدا کی طرف سے فرج (ظہور امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف) کا انتظار ہے۔

٤۔"عن ابی حمزة الثمالی، عن ابی خالد الکسابلی عن علی (علیه السلام) بن الحسین (علیه السلام) قال (علیه السلام): تمتد الغیبة بولی الله الثانی عشر من اوصیاء رسول (صلی الله علیه وآله وسلم) و الائمة بعده، یا خالد ان اهل زمان غیبته القائلون بامامته المنتظرون لظهوره افضل اهل کل زمان،

2019.12.1

Scanned with CamScanner

لان تعالٰی ذکرہ، اعطاھم من العقول و الافھام و المعرفة عندھم بمنزلة المشاھدة، و جعلھم فی ذلك الزمان بمنزلة المجاھدون بین یدی رسول الله (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بالسیف اولٰئك المخلصون حقا، وز شیعتنا صدقا و الدعاۃ الی الله سرا و جھرا، و قال (علیه السلام) : انتظار الفرج من اعظم الفرج"۔ (بحار الانوار جل۵۲ صفحه۱۲۲ حدیث۲)

ابوحمزہ ثمالی نے ابوخالد کابلی سے روایت کی ہے اور انہوں نے امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء اور ان کے بعد ائمہ طاہرین میں سے بارہویں ولی کی غیبت طولانی ہوگی۔

اے ابوخالد! ان کی غیبت کے زمانے کے لوگ تمام زمانوں کے لوگوں سے افضل ہوں گے جو ان کی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے، ان لوگوں کے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انہیں اتنی عقل وفہم اور معرفت سے نوازا ہوگا کہ ان کی نظر میں غیبت، مشاہدے کی منزل پر ہوگی اور وہ لوگ جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں شمشیر کے ساتھ جہاد کرنے والے مجاہدین کی طرح ہوں گے۔

درحقیقت یہی لوگ مخلصین کہلانے کے حقدار ہوں گے، اور

2019.

Scanned with CamScanner

ہمارے حقیقی شیعہ۔ اور وہ لوگ ہوں گے جو (دوسروں کو) اعلانیہ یا مخفی طور پر خدا کی طرف بلاتے ہیں۔

پھر فرمایا: فرج و کشائش (سختی دور ہونے) کا انتظار بذات خود ایک بہت بڑی کشائش ہے۔

مذکورہ روایات اور اس باب میں وارد دیگر تمام روایات دین اسلام کی حقانیت اور دنیائے بشریت کے سب سے بڑے نجات دہندہ کی آمد پر دلالت کرتی ہیں۔ اور وقت ظہور کے بارے میں یہ روایات کہتی ہیں کہ جو لوگ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے لئے وقت کے تعیین کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ یہ مذکور ہے کہ "ہم ظہور و قیام کے لئے وقت مقرر نہیں کرتے"۔

ان تمام روایات اور بشارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ظہور امام علیہ السلام کے لئے کوئی معین وقت نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

پندرھویں بشارت (انجیل یوقا)

انجیل یوقا میں مکتوب ہے:

''اپنی کمریں کس لو اور چراغ جلا کر رکھو اور ایسے لوگوں کی طرح رہو جو اپنے آقا و مالک کے منتظر ہوتے ہیں کہ کب وہ شادی کی تقریب سے واپس آئے گا تاکہ جب وہ آئے اور دستک دے فوراً اس کے لئے دروازہ کھول دو'' (انجیل یوقا: فصل ۱۲ آیات ۳۵، ۳۶)

اس بشارت میں بھی وہی نکات مذکور ہیں جن کے بارے میں ہم نے چودھویں بشارت میں بحث کی ہے:

۱۔ امام آئیں گے اور ان کا آنا حتمی ہے یہاں پر اپنے آقا و مولیٰ کے لئے غلام کے انتظار کرنے کی مثال دی گئی ہے لہٰذا اگر امام کا آنا حتمی نہ ہوتا تو انتظار کرنا فضول ہوتا چنانچہ ہم نے اس ضمن میں روایات ذکر کی ہیں۔

۲۔ منتظر رہنے کا حکم ہے چنانچہ انتظار کی فضیلت کے بارے میں متعدد بار ہم وضاحت کر چکے ہیں۔

۳۔ ظہور کا وقت معلوم نہیں چنانچہ سابقہ بشارت میں چند روایات بیان کی گئی ہیں۔

Scanned with CamScanner

سولھویں بشارت (ایک انجیل سے)

پروٹسٹ عیساؤں کے نزدیک قابل قبول ایک انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام نے شمعون کو جو وصیتیں کی ہیں ان کے ضمن میں پطرس فرماتے ہیں:

''اے شمعون خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تجھے سید انبیاءؑ کے بارے میں وصیت کروں وہ پیامبر امی، عربی اور بزرگ فرزندانِ آدم میں سے ہیں اور وہ گھڑی آجائے گی جب فرج (ظہور) قوی ہو اور نبوت بہت ہوگی اور سیلاب کی طرح ساری دنیا کو پر کردے گی''۔

مخفی نہ رہے کہ بشارت کے آخری جملے ظاہراً امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور اور ان کی حکومت کے بارے میں ہیں۔

رہا یہ جملہ کہ ''نبوت بہت ہوگی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی'' تو یہاں نبوت کے لغوی معانی مدنظر ہیں یعنی ''انتخاب شدہ لوگ'' کہ ان کے زمانے میں مشکلات بہت ہوں گی اور ظہور امام سے یہ مشکلات کشائش پیدا کریں گی (یعنی حل ہوجائیں گی) اور لوگ اس جہت سے کامل ہوجائیں گے اور جب ایک امت کی معنوی اور روحانی جہات قوی اور اکمل ہوں تو اپنے کمال کی منزل پر پہنچ جاتی ہے اور کمال کی منزل پر فائز ہونے سے ہی انسان مخلصین اور خدا کے برگزیدہ اور خاص بندوں میں شمار ہوجاتا ہے۔

پس اس بشارت میں مندرجہ ذیل مطالب کی طرف اشارہ ہوا ہے:

Scanned with CamScanner

۱۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں وصیت فرمائی، اور یہ چیز دین اسلام کی حقانیت پر واضح دلیل ہے۔ بالخصوص یہ کلمات اس شخص کے ہیں جو مسیحیت کے علماء اور محققین میں شمار ہوتا تھا اس نے اسلام قبول کر لیا اور جو کچھ بیان کر رہا ہے وہ تعصب وعناد سے دور ہے اور پروٹسٹوں کی انجیل سے مطالب نقل ہو رہے ہیں۔

۲۔فرج وکشائش کامل کی بشارت، مومن اور مخلص زیادہ ہوں گے اور چونکہ یہ وعدہ اب تک عملی نہیں ہوا حتیٰ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی، لہذا آپ کے اوصیاء میں سے ایک کے بارے میں عملی ہوگا اور اس کی طرف سابقہ بشارتوں میں پیش شدہ مطالب دلالت کرتے ہیں۔

اس کتاب میں بیان ہونے والے مطالب تمام الٰہی ادیان میں موجود ہیں اور پیغمبر گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام نے بھی مفصلاً اس طرف اشارہ فرمایا ہے اور وعدے کئے ہیں۔ ان کے علاوہ قرآن مجید کی متعدد آیات بھی ان مطالب پر دلالت کرتی ہیں پس دنیا کے سب سے بڑے مصلح اور نجات دہندہ کی آمد اور ان کا ظہور تمام ادیان میں قابل قبول ہے، ان تمام مطالب کے علاوہ انسانی فطرت بھی اس پر گواہی دیتی ہے اور دنیا کا ہر مظلوم وستم دیدہ بلکہ ہر انسان منتظر ہے کہ ایک دن کوئی آئے گا اور دنیا کو امن وآشتی کی طرف لے جائے گا۔ اور انتظار کی یہ حالت اور انسان کا یہی فطری نکتہ باعث ہوا ہے کہ جو لوگ بھی دنیا میں برسر اقتدار آئے ہیں انہوں نے اسی راستے کو اختیار کیا ہے۔ کہ مدینہ فاضلہ تک رسائی اسی راستے سے ممکن ہے ہٹلر نے قوم پرستی کے حربے سے، لینن نے کمیونزم کا سہارا لے کر اور چرچل نے مکر وفریب اور حیلہ بازی سے............لیکن ان سب نے جو کچھ کہا وہ محض ایک سراب تھا۔

انسان، مدینہ فاضلہ اور انسانی آرزوؤں کی آماجگاہ یعنی صلح و عدالت کے قیام تک تبھی رسائی حاصل کر سکتا ہے جب وہ ایسا راستہ اختیار کرے جسے خداوند عالم نے متعین کیا ہے اور پیغمبران گرامی علیہم السلام نے اس کی طرف سے بیان فرمایا ہے اور ان کی ذمہ داری تھی کہ لوگوں کو اس بارے میں آگاہ کر دیں تاکہ وہ اس پر عمل پیرا ہو سکیں۔

لیکن چونکہ ہمیشہ باطل نے حق کی پوری قوت کے ساتھ مزاحمت کی ہے اور حق گو یوں کو اپنے اہداف تک پہنچنے سے روکا ہے لہٰذا انسان اپنی آرزوؤں کی انتہا تک نہیں پہنچ سکا۔

جی ہاں! یہ آرزوئیں اسی دن پوری ہوں گی جب باطل کلی طور پر نابود ہو جائے گا۔ اور وہ دن تبھی آئے گا جب قائم برحق حجۃ ابن الحسن العسکری عجل اللہ فرجہ الشریف ظہور فرمائیں گے اور حق کے آنے سے باطل چلا جائے گا کیونکہ باطل نے جانا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: "جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا" ہمارا وظیفہ یہ ہے کہ زمانہ غیبت میں جو ذمہ داری ہمیں خدا کی طرف سے سونپی گئی ہے اسے انجام دیں اور خود کو ظہور امام علیہ السلام کے لئے تیار و آمادہ رکھیں اور دنیا کے اس نجات دہندہ کے ظہور کے لئے راستہ ہموار کریں۔

اس دن کی امید کے ساتھ

و من اللہ التوفیق و علیہ التکلان

رب جلیل کا عبد حقیر

محمد فقیہ

Scanned with CamScanner

المهدي منا أهل البيت

Scanned with CamScanner